اللّٰھم صلِّ علی سیدنا و طبیب قلوبنا و حبیبنا وشفیع ذنوبنا
محمد وعلٰی اٰلہ وعترتہ واھل بیتہ وصحبہ وسلِّم تسلیماکثیراً کثیرا

اللہ نور السمٰوٰت والارض

جامع الاقوال واسرار

منقولات حضرت موسیٰ پاک شہیدؒ

(اخذ بحر السرائر فارسی قلمی)

تالیف:
سید سعد اللہ رضوی

اردو ترجمہ:
مولانا منظور حسین مرتضوی (فاضل شام)

نظر ثانی:
سید محمد سبطین رضا گیلانی
دربار حضرت پیران پیر۔ ملتان

www.musapakshaheed.com

بسم الله الرحمن الرحیم

الهی بجلال قدسك و بجمال انسك و بنظر رحمتك الی اولیائك وبقربك الی اصفیائك وبشوقك الی مشتاقیك ومحبتك لطالبیك ان تنور قلبی بنور معرفتك وان تجعلنی من اهل حضورك حتی تیسر لنا سباحة بحار الا نوار و تهیا لنا اخراج دورالاسرار اللهم شرفنا بمشاهدة جمالك وخلعة وصالك وارزقنانعمة لقائك واحشرنا فی زمرة اولیائك

اللهم طهر من محبة الدنیا قلوبنا وبصرعیوننا فی عیوبنا

اللهم ذین ظواهرنابطاعتك وبواطننا بخشیتك وقلوبنابمعرفتك

اللهم صغر الدنیا باعیننا وعظم جلالك فی قلوبنا

الهی انت الرب وانا العبد فمن یدعو العبد الا الرب

الهی انت الملك وانا المملوك وانت العزیز وانا الذلیل

وانت الغنی وانا الفقیر وانت الباقی وانا الفانی

وانت المحسن وانا المسئی وانت الکریم وانا اللئیم

وانت الکریم وانا الجانی وانت الرحیم وانا الخاطی

وانت الخلاق وانا المخلوق وانت القوی وانا الضعیف

وانت القادر وانا العاجز

وانت المعطی وانا السائل وانت الرزاق وانا المرزوق

وانت احق ممن شکوت الیه استغیث به رسالته و دعوته ورجوته لانك کریم

الهی کم من مذنب قد غفرت له وکم من مسئی قد تجاوزت عنه فاغفرلی یارب و تجاوز عنی برحمتك یا ارحم الراحمین۔

(تیسیر الشاغلین)

جامع الاقوال واسرار

ترتیب وتہذیب

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۔	شجرہ نسب	1
۲۔	حضرت الشیخ سید عبد القادر جیلانیؒ	2
۳۔	حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگیؒ	4
۴	دیوان قادری	5
۵۔	حضرت مخدوم سید عبد القادر ثانیؒ	8
۶۔	حضرت مخدوم سید عبد الرزاقؒ	10
۷۔	حضرت مخدوم سید حامد جہاں بخشؒ	11
۸۔	حضرت شیخ الکل سید موسیٰ پاک شہیدؒ	21
۹۔	تیسیر الشاغلین	31
۱۰۔	مخدوم سید حامد گنج بخش ثانیؒ	50
۱۱۔	سلسلہ قادریہ	53

www.musapakshaheed.com

شجرہ نسب حضرت شیخ الکل مخدوم حافظ سید ابوالحسن محمد جمال الدین موسیٰ پاک شہید گیلانی قدس سرہ العزیز

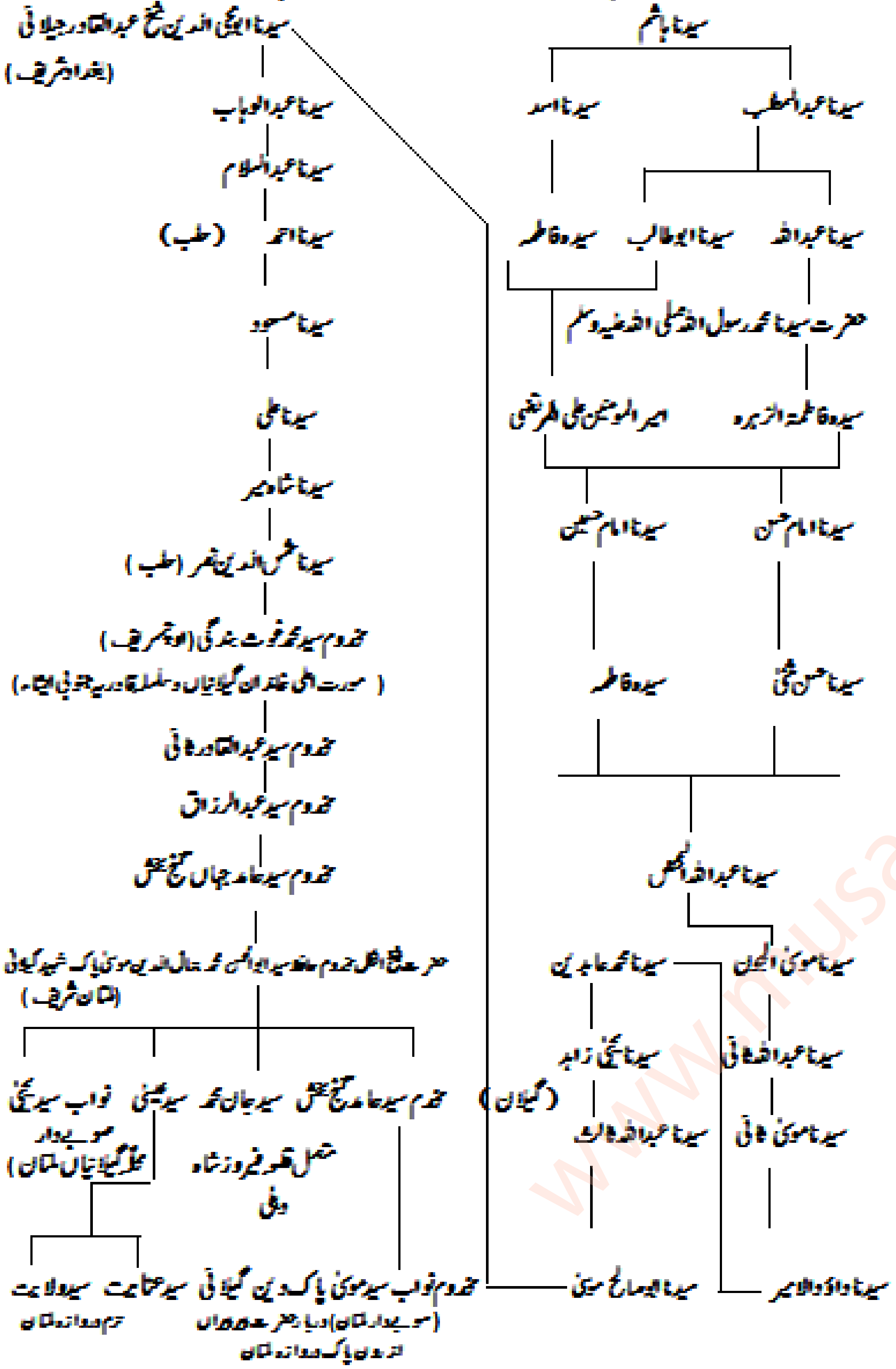

کویم زکمال تو چہ غوث الثقلین
محبوب خدا ابن حسن آل حسینا
سرور خدمت جملہ انبیا و مخدوم
ثناء اللہ اشرف اللہ علینا

انا الحسنی والمخدع مقامی
واقدامی علی عنق الرجال
وعبد القادر مشہور اسمی
وجدی صاحب العین الکمال

(قصیدہ غوثیہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت سلطان المحققین عمدۃ الکاملین اسوۃ الواصلین قطب العالم شیخ المشائخ والاولیاء سلطان الشہداء غوث الدنیا و الدین جمال الاسلام و المسلمین ابوالحسن شیخ موسٰی شہید قدس سرہ بن شیخ حامد جہان بخش بن شیخ عبدالرزاق بن شیخ عبدالقادر ثانی بن شیخ محمد غوث الحسنی الجیلانی الاچی قدس اللہ تعالی اسرار اسلافہم و اسرارہ صاحب سجادہ راستین و خلیفہ مطلق بالیقین قائم مقام منتخب نائب مناب طریقت جانشین مسند ولایت جلیس کشور ہدایت در عین حیات والد ماجد خود حضرتش بودند (ص۔۱۸۷) ۔ یہ کہ حضرت شیخ الکل سید موسٰی پاک شہید حسنی الحسینی گیلانی سلسلہ عالیہ قادریہ کی سلطنت ولایت کے جانشین ہیں جنہیں ان کے والد ماجد نے اپنی زندگی ہی میں منتخب کیا۔

نسب نامہ:

سیدی و سندی و شیخی مشکاۃ مصباح الاحدیۃ، مراۃ جمال الحقیقۃ المحمدیۃ، النور الازہر و السر الاقدس، الاطہر غوث العالم، الوصی الہی جمال الدین ابوالحسن شیخ موسٰی پاک شہید قدس سرہ بن شیخ حامد بن شیخ عبدالرزاق بن شیخ عبدالقادر ثانی بن شیخ محمد غوث بن شیخ شمس الدین بن شاہ میر بن شیخ علی بن شیخ مسعود بن شیخ احمد بن شیخ صفی الدین عبدالسلام بن شیخ عبدالوہاب بن شیخ الاسلام والمسلمین غوث السموات والارضین شیخ محی الدین سید ابومحمد عبدالقادر الحسنی الحسینی الجیلانی رضوان اللہ علیہم اجمعین ۔(ص۔۱۹۰)

قطب الاقطاب غوث الثقلین سلطان الاوتاد سید محی الدین شیخ عبدالقادر الجیلانی از خود پس فرمود کہ:

انا عبدالقادرؒ بن ابی صالح موسٰی جنگی دوست حق بن عبداللہ ثالث بن یحیٰی زاہد بن محمد رومی بن داؤد الامیر بن موسٰی ثانیؒ بن عبداللہ ثانی بن موسٰی الجون بن عبداللہ محض بن حسن المثنی بن حسن بن علی ابنِ ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ۔(ص۔۱۲)

حضرت الشیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ

موسس سلسلہ عالیہ قادریہ حضرت الشیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ حسنی الحسینی سید ہیں یہ کہ حضرت غوث الثقلینؒ حسنی حسینی گویند والدہ حضرت غوث الاعظم ام الخیر امتہ الجبار فاطمہ بنت ابوعبداللہ صومعی خط مرا فربود وا زخیر صلاح وصومعی از اجلہ مشائخ و روساء جیلان بودند و حسینی الجعفریست از نسب و حسب۔(ص ۔۱۵)

ای شمع شبستان ابی صالح موسٰی یک لمحہ ز رخسار تو بود آتش موسٰی

شد صومعہ صومعی از روی تو روشن تا شعشعہ زد شمع رخت در شب یلدا

نیہان حسنؒ بصفا شد متقاطر از بحر حسینؓ آمدہ آن گوہر یکتا

(شیخ ابوالمعالی لاہوری)(ص۔۱۸)

حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی کو خرقہ شریف حضرت قاضی ابو سعید مبارک بن علی المخزومی سے ملا جن کو شیخ ابوالحسن علی قریشی الہنکاری سے، ان کو شیخ محمد طرطوسی سے، ان کو شیخ ابوالفضل عبدالواحد عبدالعزیز التمیمی سے، ان کو شیخ ابوبکر شبلی سے، ان کو شیخ المشائخ سید الطائفہ جنید بغدادی سے، ان کو شیخ سری سقطی سے، ان کو شیخ معروف کرخی سے، یہاں سے دو واسطے سے ایک شیخ معروف کرخی نے

www.musapakshared.com

خرقہ حاصل کیا حضرت امام علی رضا سے انہوں نے امام موسیٰ کاظم سے انہوں نے امام جعفر صادق سے انہوں نے امام محمد باقر سے انہوں نے امام علی زین العابدین سے انہوں نے امام حسین شہید سے انہوں نے علی کرم اللہ وجہہ سے اور انہوں نے سرورِ انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام سے جبکہ دوسرا واسطہ یہ ہے کہ حضرت معروف کرخی نے تلقین حاصل کی داوٴ طائی سے، انہوں نے حبیب عجمی سے، انہوں نے حسن بصری سے، انہوں نے امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے اور انہوں نے سرورِ انبیاء ﷺ سے۔(ص۔۲۵)

حضرت موسیٰ پاک شہیدؒ لکھتے ہیں کہ:

"انحضرت ﷺ کی تعظیم اور اطاعت کو عین اللہ تعالیٰ کی اطاعت خیال کرو
اس طرح مشکوۃ نبوت اور قرب الٰہی کے انوار کی تجھ پہ بارش ہوگی"
(تیسیر الشاغلین)

مدحت

غوث اعظمؒ دلیل راہِ یقین — بیقین راہبر اکابرِ دین
شیخ دارین ہادی الثقلین — زبدہ آلِ سیدِ کونین

در جملہ اولیاء ممتاز — چوں پیغمبر در انبیاء ممتاز
اولیاء بندہ ہائش از دل و جاں — قدم او بگردن ایشاں
منکہ پروردہ نوال وی ام — عاجز از مدحت کمال وی ام
ہمہ دم غرق بہ جراحتانم — ای فدای درش دل و جانم
در دو عالم بادست امیدم — ہست بادی امید ہادیدم

(شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

ترجمہ:

غوث اعظم راہ یقین کی دلیل ہیں، اکابرین دین کا یقین ہیں۔ شیخ دارین ہیں، ہادی الثقلین ہیں، جوہر آل سید کونین ہیں۔آپ تمام اولیا میں ممتاز ہیں۔ جیسے پیغمبر تمام انبیاء میں ممتاز ہیں۔ اولیا نے آپ کی غلامی دل و جان سے قبول کی، آپ کے قدم ان کی گردنوں پر ہیں۔میں نے انکے نوالوں سے پرورش پائی ہے، میں انکی مدحت کمال سے عاجز ہوں۔ ہمہ وقت اپنے زخموں میں غرق رہتا ہوں، میں ان کے در کا دل و جان سے فدا ہوں۔ میری امید دونوں جہانوں میں انہی سے ہے۔ میں اپنی تمام امیدیں انہی سے وابستہ سمجھتا ہوں۔(ص۔۱۹۵)

آپ قدس سرہ نے باذن الٰہی ارشاد فرمایا کہ:

قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ

حضرت موسیٰ پاک شہید لکھتے ہیں کہ:

"حضرت غوث الاعظم فرماتے ہیں کہ:
ذکری جلا الصار بعد عماتھا
واخی فوا دالصب بعد القطیۃ"
(تیسیر الشاغلیں)

حضرت پیران پیر الشیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کے جانشین ان کے فرزند حضرت سید عبدالوہاب ہوئے اور پھر ان کے بعد مسند ارشاد و سلسلہ عالیہ قادریہ بغداد کو ان کے صاحبزادے سید عبدالسلام نے زیب زینت فرمایا لیکن ان کے بیٹے سید احمد حلب در شہر شام مملکت روم ایشائی منتقل ہوگئے ۔(ص۔۱۵۴)

www.musapakshaheed.com

حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی گیلانی قادری

بحر عرفان ولایت گنجینہ اسرار ھدایت سلطان العارفین ندوۃ السالکین قطب الاولیا غوث الاتقیاء بندگی مخدوم المشائخ شیخ محمد غوث الحسنی الحسینی الجیلانی الخراسانی الیونانی الاچی کہ بہفت واسطہ انحضرت غوث الثقلین قطب الاقطاب شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر الحسنی الحسینی الجیلانی البغدادی صاحب قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ تعالی، از ولایت روم (حلب در شہر شام و مملکت روم) بخراسان تشریف بردہ واز انجا بیونان رفتہ واز ولایت یونان در سنہ ہشتصد شست وچہار سال (۸۶۴ھ) در زمان سلطنت سلطان قطب الدین لنگاہ کہ حاکم و والئی ملک بود بہ ملتان شرف قدوم ارزانی داشتہ بلدہ اچہ طوطن فرمودند (ص ۔۱۵۴ تا ۱۵۵)۔

حضرت بندگی مخدوم حلب سے جب ملتان ۸۶۴ھ میں تشریف لائے تو علما و فضلا کا قحط تھا اس لیے بہت مشہور ہوئے ۔ حضرت مخدوم ثانی و سید حسن سے منقول ہے کہ ایک دفعہ آپ کے استدلال سے بادشاہ کی مجلس مباحثہ کہہ اٹھی کہ

این معاملہ بعینہ نسبت وراثت است (ص ۱۵۹،۱۶۰)

حضرت بندگی مخدوم نے اُچ شریف میں سکونت اختیار فرمائی اور برصغیر میں سلسلہ قادریہ کا فروغ عروج پذیر ہوا۔مخدوم ثانیؒ اور سید حسنؒ سے منقول ہے کہ جب بہلول لودھی کے لشکر نے ملتان پر حملہ کیا تو حاکم ملتان شاہ حسین لنگاہ نے دعا کیلیے مخدوم بندگی قدس سرہ سے درخواست بھیجی۔ حضرت مخدوم بندگیؒ کی طرف سے بشارت ملی کہ:

"غمگیں مباش کہ فردا انشاءاللہ تعالی فتح میسر است"

حضرت مخدوم کی دعا کی برکت سے ملتان کے حاکم اور سپاہ کی جراءت میں اضافہ ہوا

اور فتح مند ہوئے۔

حضرت موسیٰ پاک شہید فرماتے ہیں کہ:

مولف کتاب "مفتاح الاخلاص" ہمارے شیخ و مخدوم اور میرے جدامجد شیخ سید محمد قادریؒ ہیں"

(تیسیر الشاغلین ص ۔۱۰۰)

دیوان قادری:

حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی کا شجرہ نسب ہی سلسلہ طریقت بھی ہے آپ قادری تخلص رکھتے تھے اس لیئے وہ اپنے دیوان قادری میں کہتے ہیں کہ وہ الشیخ سید عبدالقادر جیلانی کے نغمہ سرا ہیں جو کہ عرفا کے نگہبان ہیں فرماتے ہیں کہ

ما بلبل بستان قدسیم
شہباز سفید دوست ائیم

(I am night angle of garden of Hazrat Shaikh Abdul Qadir Jilani, the Custodian of "Aurfa")

یہاں دیوان قادری کی عرفانی غزلیات سے چند اشعار تبرکاً نقل کئے جا رہے ہیں جن سے حضرت مخدوم محمد غوث بندگی قادری کے صوفیانہ افکار کا اظہار ہوتا ہے۔فرماتے ہیں کہ:

جان جاں

من تن شدم تو جان شدی، جان چہ کہ جان جاں شدی
جا نزا کی جا نہ ای زا ابتداء تا انتہا
(غزل ۴ شعر ۱۰)

www.musapakshaheed.com

ترجمہ: من تن بنا اور تو اس تن کے اندر جان۔ جان کیا کہ تو جان جاں بنا اب تو ہی ہماری جان کا جانان ہے ابتدا سے لیکر انتہا تک۔

(My body was completed when the soul was blown by Almighty Allah in my Skelton. Not only soul rather you became "soul of soul". Now you are the only Ultimate Reality right from beginning to an end.)

بشارت

بشارت می رسد ہر دم ز اسرار قدر مارا
بکوی یار میگردم چہ بینی در بدر مارا
(غزل ۷ شعرا)

ترجمہ: مجھے ہر گھڑی ہر لمحہ اور ہر لحظہ قضاء و قدر کے اسرار کے حریم سے خوشخبری آرہی ہے تم مجھے جگہ جگہ در بدر کہاں ڈھونڈتے پھرتے ہو۔ میں تو اپنے یار کے کوچے کا طواف کررہا ہوں۔

(With the every tick of clock and at each and every moment I am collecting a message of blessing and happiness from the secrets that why are you tracing me place to place and door to door (here & there) whereas I am making "TAWAF" around my "YAR"; Almighty Allah".)

رہبر

دھان و چشم و زلف تو چو صاد و میم و دال آمد
بحمد اللہ کہ ھر حالی صمد شد راہبر مارا
(غزل ۷ شعر ۷)

ترجمہ: اے میرے محبوب حضرت محمد ﷺ! آپکے لب نم، آنکھیں اور زلفیں

صاد (ص)، میم (م) اور دال (د) بن کر سامنے آتی ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ ہر حال میں آپ کے جسم میں اسم صمد اتر کر میرا رہنما بن چکا ہے۔

(Dahan (lips ; Wahee from tongue of Holly Prophet S.A.W) Chushm (Eyes of Holly Prophet S.A.W which were focused on the Jalwa-e-Jamal of Allah Subhana-hoo in Meraj), Zulf (Hair of Holly Prophet SAW; Wal lail); Made the word Sauad, Meem ,Dal, so many thanks to Almighty Allah that in every way my guide is SAMMAD; the Allah Almighty.)

عالم

ز بحرت قطرہ (ای) عالم، ز چاہت جرعہ (ای) دریا
مہ از مہر تو یک ذرہ، و خور از ماہ تو بادا
(غزل ا شعر ا)

ترجمہ: یہ کائنات تیرے سمندر میں سے ایک قطرہ ہے اور یہ سمندر تیرے کنوئیں میں سے صرف ایک گھونٹ ہے۔ یہ چاند تیرے سورج کا ایک ذرہ ہے اور یہ خورشید (سورج) تیرے چاند کے طفیل وہ فرشتہ بن کر سامنے آیا ہے جو سارے امور انجام دیتا ہے۔

!(O Lord, the universe is a rain drop and draught of your divine ocean of blessing.The moon and sun is a tiny particle of divine light, performs all the duties of universe).

www.musapakshaheed.com

قلقل

از قلقل تو جان باشد قابل قالوا بلی
هر لحظہ یا دم میدہد از مشرب شاہ و گدا
(غزل ۴)

ترجمہ: دیوان قادری کے مصنف ذات باری تعالیٰ سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ یہ آپ ہی کی قلقل (تو کہہ کہ میں تیرا رب ہوں کی تکرار) کا نتیجہ ہے یہ نفوس (souls) اس قابل ہو گئے کہ وہ پکار اٹھیں کہ ہاں باری الہا تو ہمارا رب ہے اور یہ وہ جائے رحمت ہے جہاں سے شاہ و گدا پانی پیتے ہیں۔

(O Allah Subhannhu!, it is the consequence of Your repeatedly remembrance that the souls have gained the ability to say yes, You: are the only Master & Creature and source of blessing from where every one seeks guidance and blessings).

درویش

چون قادری ای دلربا ء پا شد تیرا ھر گہہ گدا
از تو نمی خواہم نوا خیری بدہ درویش را

(غزل ۹ شعر ۷)

ترجمہ: اے دلربا آپ کو قادری جیسا گدا کبھی نہیں ملے گا۔ میں آپ سے سامان و اسباب نہیں مانگتا۔ بس کچھ خیر خیرات اس درویش کو دیجیے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے التجا کی تھی کہ رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر۔

(O Lord, this Qadiri Dervesh / Faqir (mendicant) beg nothing except blessing of Khair as Hazrat Musa (A.S) prayed:

"Lord, I stand in need (Faqir) of whatever good (Khair) you may send (Anzlat) me" (Al Qassas)

حضرت مخدوم سید محمد غوث بندگی نے اُچ شریف میں ۹۲۳ ہجری میں وصال فرمایا اور آپ کے جانشین ان کے فرزند رشید مخدوم السید شیخ عبدالقادر ثانیؒ ہوئے۔ حضرت موسیٰ پاک شہیدؒ لکھتے ہیں کہ:

شیخی و مولائی و سیدی و جدی حضرت قطب عالم شیخ عبدالقادر ثانی کہ درزماں خود ثانی نداشت فرزند صوری و معنوی و ہم سجادہ نشین و قائم مقام شیخ محمد قادریؒ است۔ (تیسیر الشاغلین ص۔۱۰۰)

حضرت بندگی مخدومؒ کے دوسرے صاحبزادے حضرت عبداللہ ربانی کمالات و فضائل میں معروف تھے مولانا جامیؒ نے ان کے اور ان کے والد ماجد کے قصائد پر مدحیہ لکھے۔ حضرت کے تیسرے صاحبزادے حضرت سید مبارک حقانیؒ صاحب جذب و استغراق تھے۔ آپ کے خلیفہ معروف چشتی ہیں جن سے نوشہ گنج کا سلسلہ نوشاہیہ جاری ہوا۔

حضرت مخدوم شیخ عبدالقادر ثانی

قطب العالم غوث المسلمین سرور متقین سر دفتر اولیاء مکین مخدوم المشائخ سید السادات بندگی حضرت سید ابی الفتوح نصیر الدین شیخ عبدالقادر ثانی بن شیخ الشیوخ العالم شیخ محمد غوث الاچی صاحب کرامات ظاہرہ و احوال باہرہ و مقامات علیہ و مناقب سینہ و خوارق جمیلہ داشت موصوف بود بکمالات ظاہر و باطن برہان صالح داشت و نوری لامع و حالی بہ آن جمال و کمال حضرت ایشان از ولایت وارث حقیقی حضرت غوث الثقلینؓ است و در کمالات تابع آنحضرت ولہذا

www.musapakshaheed.com

ایشاں را شیخ عبدالقادر ثانی و مخدوم ثانی گویند۔(ص۔۱۶۱۔۱۶۲) یہ کہ حضرت مخدوم عبدالقادر ثانی ولایت حضرت غوث الثقلین کے حقیقی وارث تھے اسی وجہ سے آپ کو شیخ عبدالقادر ثانی اور مخدوم ثانی کہا جاتا ہے۔

شیخ الشیوخ سید السادات شاہ موسیٰ پاک شھید سے منقول ہے کہ:

میں آدھی رات کو حضرت مخدوم ثانی کی زیارت کے لئے درگاہ شریف گیا ان کی قبر کی پائنتی بیٹھا مشغول اذکار تھا کہ آپ قبر سے برآمد ہوئے میں نے چہرہ سے نور تاباں کا مشاہدہ کیا آپ قبلہ رُخ ہو کر بیٹھے پھر میں نے وہ صورت دیکھی جو ہمیشہ کے مراقبہ مشاہدہ میں تھی۔ ایک دن میں نے اپنے پیر خانہ والدمحترم حضرت قطب عالم مخدوم حامد جہاں بخش فرزند و جانشین مخدوم ثانی سے عرض کی:

" قبلہ کیا مخدوم ثانی کے رخسار پر تل تھا؟

اس سے میرا مطلب ان کو یہ بتلانا تھا کہ مجھے دیدار نصیب ہوا ہے۔انہوں نے میری طرف دیکھا تو میں نے کہا:

''مجھے یہ یاد نہیں کہ تل دائیں رخسار پر تھا یا بائیں پر،،

وہ خاموش رہے پھر میں نے حسب عادت مراقبہ کیا اور توجہ سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ تل دائیں رخسار پر ہے میں نے پھر حاضر خدمت ہو کر عرض کی تو انہوں نے تصدیق فرمائی۔(ص ۱۲۲۔۱۷۲)

حضرت سلطان الشہداء موسیٰ پاک شہید سے منقول ہے کہ:

جب حضرت مخدوم عبدالقادر ثانی نے رحلت فرمائی تو اس کے بعد ایک شخص عبد المقتدر آپ کے روضہ مبارک پر آیا اور آکر گریہ کرتے ہوئے بار بار کہہ رہا تھا اے شیخ مجھے معاف کر دیجئے آئندہ ایسا نہ کروں گا کسی نے کہا تو اتنی آہ و زاری کر رہا ہے اتنا مضطرب و بے چین ہے اس کا سبب کیا ہے؟ تو اس نے کہا کہ میں ایک دن آپ کی زیارت کی غرض سے مزار شریف پر آیا تو اداب کا خیال نہ رکھا تو رات کو خواب میں حضرت مخدوم ثانی نے مجھے فرمایا:

" کہ تو دانستہ ازیں عالم رفتم، بر احوال شما اطلاعی ندارم"

کیا تو سمجھتا ہے کہ میں اس دنیا سے چلا گیا ہوں اور تمہارے حالات سے آگاہ نہیں ہوں۔(ص۔۱۷۱)

حضرت قدس سرہ سے منقول ہے کہ:

جب قاضی محمود کی وفات ہوئی اور قاضی صاحب آپ کے مرید تھے قاضی صاحب کی تکفین کے بعد ان کے سرہانے وہ دستار رکھی گئی جو ان کو بوقت بیعت عطا کی گئی تھی ان کو قبر میں اتارا گیا چہرہ کشائی پر ہر خاص و عام نے دیکھا کہ وہ دستار سر سے سینہ تک پھیلی ہوئی تھی اس بشارت عام سے عوام حیران ہوئے اور خواص نے یقین حاصل کیا۔

آپ کے عہد میں بہاالدین برانچی نے ملتان میں آکر ملحدانہ فتنہ پیدا کیا جس کا شیخ حسام الدین متقی کی درخواست پر حضرت مخدوم ثانی نے ملتان آکر تدارک کیا اور شیخ حسام الدین می فرمودند کہ:

تقوی و استقامت دین و راہ ہدایت و ارشاد ہمیں است،، (ص۔۱۶۵)

www.musapakshaheed.com

نقل ہے کہ بادشاہ وقت (سکندر لودھی یا سلطان محمود لنگاہ) نے آپ کو دربار میں آنے کی دعوت دی تو آپ نے لکھ بھیجا کہ:

ہیچ باب ازیں باب روئے گشتن نیست — ہرانچہ برسرما میرود مبارکباد
کسیکہ خلقت سلطان عشق پوشیداست — بحلہ ہائی بہشتی کجاشود دلشاد

شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ یہ جواب مشابہ اس جواب کے ہے جو حضرت الشیخ عبدالقادر قدس سرہ نے شاہ سنجر کو دیا تھا۔ حضرت مخدوم ثانی ؒ کی والدہ ماجد سیدہ فاطمہ بنت مخدوم سید ابوالفتح حسینی از اولاد حضرت مخدوم سید صفی الدین حقانی گاذرونی نقوی قدس سرہ جنہوں نے اچ شریف میں پہلا دارالعلوم قیام کیا اور ۸۰۷ ہجری میں وصال فرمایا سے تھیں۔ان کے حصہ وراثت میں جو حصہ معین ہوا وہ اچ گیلانیاں کہلایا (اخبار الاخیار، تاریخ اوچ)۔

حضرت مخدوم سید عبدالرزاق گیلانی

۔شیخ عبدالرزاق کہ خلف اکبر حضرت مخدوم ثانی بود کان جمیلا جلیلا عالما عاملا بحکم وصیت والد ماجد عباس خرقہ واجازت خلافت ونعمت سجادہ نشینی ومشیخت مشرف شد (ص۔۱۷۳) حضرت شیخ عبدالرزاق ناکور سے تشریف لا کر اُچ شریف کی مسند قادریہ پر حسب وصیت مخدوم ثانی جلوہ افروز ہوئے۔آپ کی وفات پ ۹۴۲ ھجری پر آپ کے صاحبزادے شیخ حامد جانشین ہوئے۔حضرت موسیٰ پاک شہید لکھتے ہیں کہ:

"شیخی ومرشدی وابی سید حامد کہ ہم سجادہ نشیں وقائم مقام وہم خلیفہ مطلق کامل مکمل جد خود حضرت شیخ عبدالقادر ثانی بودؒ" (تیسیر الشاغلیں ص۔۱۰۰)۔

حضرت مخدوم ثانیؒ کے ایک اور پیارے پوتے حضرت مخدوم غوث بالا پیرا بن سید زین العابدین گیلانیؒ (ست گرہ) میں مقیم ہوئے۔ ان کے اولاد میں سے حضرت شاہ چراغ لاہوی مشہور ہیں۔

حضرت مخدوم سید حامد جہاں بخش گیلانی

شیخ حامد بن شیخ عبدالرزاق الشیخ فی احداعیان المشائخ والاولیاء وہو صاحب الکرامات جیلہ و الخوارق لسنیۃ بلقبوہ قطب الوقت فردالاحباب وترالاقطاب وقع اللہ تعالیٰ لقب شریف جہاں بخش است (ص۔۱۷۴) حضرت مخدوم حامد حسب ارشاد مخدوم ثانی سجادہ نشین ہوئے کہ حضرت جہاں بخش مرید جدّ خود است و مسند خلافت وسجادگی از جد بزرکوار خود قطب العالم مخدوم جہان و جہانیاں شیخ عبدالقادر ثانی دارند۔(ص۔۱۷۵)

حضرت شیخ موسیٰ پاک شہیدؒ قدس سرہ سے نقل ہے کہ:

میرے والد کا بیان ہے کہ ہم حضرت مخدوم ثانیؒ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپ کی ہمشیرہ روتی ہوئی آئیں آپ نے رونے کا سبب پوچھا؟ انہوں نے کہا کثرت عیال، خوردہ سال اور غربت فرزندان۔ یہ سن کر آپ کی حالت عجیب ہو گئی اور فرمایا غم کیوں کرتی ہو؟ میں نے خدا سے دُعا کی ہے کہ قیامت تک ہر زمانے میں ہماری اولاد میں سے ایک ایسا ہو گا جو اس خاندان قادریہ کا مقتدا ہو گا پھر حضرت حامد جہاں بخش کی طرف اشارہ فرما کر کہا کیا تم نہیں جانتیں کہ یہ عالم ظاہر و باطن میں ہمارے خانوادہ میں سے ایک مقتدا ہے ہر خاص و عام ان سے استفادہ کر

www.musapakshaheed.com

ے گا پھر ایسا ہی ہوا۔ حضرت مخدوم ثانی کی وفات کے بعد حضرت حامد جہاں بخش سے باوجود کمسنی کے اور خاندان کے بزرگوں اور بھائیوں کی موجودگی کے بہت سے آثار رشد وہدایت ظاہر ہوئے اور آپ کے ہاتھوں سلسلہ قادریہ اطراف واکناف عالم میں پھیل گیا اور سب پر فائق ہو گیا یہ وہ وقت تھا جب کہ ملتان، پنجاب اور ہند میں طریقت کے مشائخ واکابر کا بازار گرم تھا۔ شاہان وقت بھی ان کی تعظیم وتکریم مختلف مواقع پر ظاہر کرتے تھے۔ اور بادشاہ ہمایوں جس کو جتنے اسباب دنیا کی طلب ہوتی دے دیتا آپ فرماتے جتنی توجہ لوگوں کی اسباب ثروت کی تحصیل کی طرف ہے اگر اتنی ہی فقر کی طرف ہوتی تو کتنا اچھا ہوتا۔ (ص ۱۸۲۔۱۸۳)

تصرف روحانی

حضرت قدس سرہ موسیٰ پاک شہید سے منقول ہے کہ

ایک زمانہ تک بارش نہ ہوئی لوگ پریشان ہو کر نماز استسقاء کے لئے نکلے، دعائیں مانگی گئیں، نتیجہ برآمد نہ ہوا، کسی نے کہا حضرت مخدوم حامد جہاں بخش قدس سرہ کی خدمت میں چلو، وہ آئے تو اس وقت ایک قوال بھی حاضر ہوا، قوال سے فرمایا کوئی چیز ملہار میں کہو، اس نے شروع کی، حضرت نے وجد میں آکر ہاتھ بلند کیا اور فرمایا آج ہماری استسقاء یہی ہے۔ بس بارش شروع ہو گئی اور اتنی ہوئی کہ لوگوں کو بند کروانے کے لئے پھر حاضری دینا پڑی۔ (ص۔۱۷۵)

حضرت قدس سرہ سے منقول ہے کہ:

بیرم خاں ملقب بہ خانِ خاناں ایک روز نماز مغرب کے وقت حضرت شیخ حامد جہاں بخش کے پہلو میں کھڑے تھے، آپ نے تکبیر تحریمہ کہی

اس نے بھی کہی پھر آپ کے خنجر کی طرف دیکھا اور نماز قطع پر اپنا سر آپ کے قدموں میں رکھا اور کہا واللہ، باللہ ثم باللہ۔ خدا کی قسم خدا کی قسم پھر خدا کی قسم میں نے کابل میں جاگتی آنکھوں سے اسی خنجر کو ہوا میں پرواز کرتے دیکھا جو کہہ رہا تھا ملکِ ہند پر متصرف ہو جاء، اسی طرح ہوا جیسا آپ نے فرمایا تھا۔ (ص۔۱۷۶)

سخاوت حامدیہ

منقول ہے کہ ایک دفعہ حضرت مخدوم حامد جہاں بخش قدس سرہ پر غالبہ احوال کی کیفیت طاری ہوئی اور فرمایا کہ:

ملتان میں بیچتا ہوں کوئی خریدار ہے؟

میر میراں نے شیخ جادہ کے ہمراہ پہنچ کر اپنا سر آپ کے قدموں میں رکھ دیا۔ آپ نے فرمایا کہ:

"تو نے سستے داموں ملتان خرید لیا ہے؟" (ص۔۱۷۷)

حاکم ملتان ہونے پر اوقاف اراضی نوے ہزار بیگہ کے قریب دی۔ چوراسی ہزار بیگہ حضرت شیخ حامد کے ملازمین کے تصرف میں تھا۔ معتقدین کی نذر و نیاز اور حاجتمندوں کے نذرانے حد و حساب سے باہر تھے۔ آپ کے پاس جو کچھ آتا فقراء و مساکین و سائلین میں تقسیم فرما دیتے۔ تمام عمر آپ کا نصاب زکواۃ پورا نہ ہو سخاوت کی وجہ سے گنج بخش کہلاتے ہیں آپ فرماتے کہ:

"دنیا کا مقصود خلق خدا کا منافع ہے"

اسی لئے آپ صحرا سے غلہ خراج جلد رخصت نہ فرماتے تھے۔ یہی

www.musapakshaheed.com

تاخیر کا باعث ہوتا تھا۔کیا انسان کیا حیوان ان کی مقدار صحرا میں مخصوص فرماتے تھے۔خیرات کو منافع ذاتی کے شائبہ سے سلامت رکھتے تھے۔اکثر اوقات مستحقین کو اپنے ہاتھوں سے عطا کرتے۔ کبھی نقدی کی صورت میں غلہ اور کبھی پکا ہوا کھانا۔ایک دن آپ نے فرمایا کہ:

مساکین کو بلاؤ جتنے آئیں انہیں روکا نہ جائے جس کا جتنا نصیب ہے لے جائے۔جو بھی آتا اسے اپنے ہاتھ سے دیتے اک ہجوم اکٹھا ہو گیا۔رش کی وجہ سے گرد و غبار اتنا اٹھا کہ لوگ خود ہی الگ ہونے لگے۔حضرت شیخ قدس سرہ اپنے کام میں برابر مشغول رہے کہ حضرت شیخ موسیٰ پاک شہید نے آگے بڑھ کر یہ کام ان کی جگہ انجام دینے کی اجازت چاہی تو مسکرا کر فرمایا:

"بکار خود باش "یعنی مجھے اپنا کام خود انجام دینے دو"

اگرچہ حضرت شیخ موسیٰ پاک آپ کے خلیفہ راسخ اور محبوب فرزند تھے۔جب خیرات سے فارغ ہوئے تو حضرت موسیٰ پاک کو قریب بلایا اور فرمایا:

میں نے اپنے ہاتھ سے دینے کی نیت کی تھی تاکہ کوئی ناخوش نہ ہو اور ہماری نجات کا سبب بنے۔

اگر کبھی ملازمین نے کہا ایک حاکم افسر مقرر کر دیں تاکہ جمع کا حساب کرے تو فرماتے جب وہ اپنے کرم سے بے حساب دیتا ہے تو میں حساب کرکے کیوں دوں۔(ص۔۱۷۷،۱۷۸)

آداب بزرگان

حضرت قدس سرہ سے منقول ہے کہ

حضرت مخدوم حامد جہاں بخش ہاتھی پر سوار ہجوم کے درمیان جا رہے تھے کہ فیل بان سے فرمایا:

"ہاتھی کو کنارے پر کر لو"

اس نے کہا کنارے جانے سے آپ کا لباس گرد و غبار سے اٹ جائے گا آپ خاموش رہے،حکم کی تعمیل ہوئی جب منزل پر پہنچے تو شیخ موسیٰ شاہ شہید سے کہا:

"بابا گزرگاہ عام میں حضرت خضر تھے ان کی معیت میں بزرگانِ حق تھے جو بوجہ ادب ان کی متابعت کر رہے تھے۔اس لئے گرد و غبار زیادہ تھا"۔(ص۔۱۷۹)

حضرت سید داؤد بندگی کی ارادت

حضرت مخدوم سید حامد کا لقب جہاں بخش اسلئے ہے کہ جس کو مرید کرتے اور خلافت عظمیٰ عنایت کرتے تو فرماتے:

''تجھے دونوں جہانوں کی سلطنت کا مالک بنا دیا''(ص۔۱۷۴)

آپ کے مریدوں کی تعداد بہت زیادہ تھی آپ ان میں سے بعض کو ملتان پنجاب اور ہند کے مختلف مقامات پر متعین فرماتے تاکہ مخلوق کو حق تعالیٰ کی طرف دعوت دیں وہ آپ کی نیابت میں سلسلہ قادریہ کی جانب سے خدمات انجام دیتے تھے۔پنجاب میں ایک مخدوم حضرت داؤد بندگی کرمانی تھے انہوں نے بھی آپ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی تھی۔بیان کیا جاتا ہے کہ وہ حضرت غوث الثقلین کی جانب متوجہ ہو کر

www.musapakshaheed.com

بغداد جا رہے تھے کہ راستہ ہی میں ان کو آپ کی زیارت نصیب ہو گئی انہوں نے فرمایا کہ پنجاب میں میرے فرزندوں کی سعادت حاصل کرو سوال کیا کون سے فرزند ؟ فرمایا اس سرزمین پنجاب میں میرے صحیح جانشین و خلیفہ حضرت قطب الدین شیخ حامد جہاں بخش ہیں۔ چنانچہ وہ آپ کی خدمت میں آئے اور ہاتھ میں ہاتھ دیا اور محسوس کیا یدُاللہ فَوقَ اَیدِیھِم ۔(کہ ان کے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ ہے)

منقول ہے کہ ایک دن حضرت داؤد بندگی کرمانی قادری کے دل میں خیال آیا کہ ایک طرف غوث عالم شیخ بہاؤالدین زکریا سہروردی اور دوسری طرف قطب عالم شیخ فریدالدین گنج شکر چشتیؒ ان کے درمیان میں کیسے گزاروں گا؟ اس کے جواب میں شیخ حامد جہاں بخش نے فرمایا:

"اُس طرف شیخ فریدؒ اس طرف شیخ بہاؤالدینؒ درمیان
میں حضرت غوث الثقلینؒ جو متصرف کُل ہیں وہ چاہتے ہیں
کہ تم اپنے پروردگار کی بندگی میں مشغول ہو جاؤ۔" (ص ۔۱۸۰)

شب بیداری

قطب عالم شیخ موسیٰ پاک شہیدؒ سے نقل ہے کہ:

والد ماجد حضرت شیخ حامد جہاں بخش نماز عشاء شب کا ایک تہائی حصہ گزرنے پر ادا کرتے اور رات کو اکثر بوریا یا کھال کے فرش پر خواب شب فرماتے اکثر اوقات اوراد اور نماز تہجد کے لئے آدھی رات کو اُٹھتے ،آپ نماز شب ہمیشہ صحن میں ادا کرتے خواہ سردیوں کی یخ بستہ ہوائیں چلتی ہوں آپ کی تسبیح ایک ہزار دانہ کی تھی اس پر ایک یا دو مرتبہ اسمائے الٰہی پڑھتے پھر قبلہ رُخ ہو کر مراقبہ کرتے کبھی آسمان کی طرف روتے ہوئے دیکھتے اور سرد آہ بھر کر کہتے:

"سبحان اللہ! یہ کیسا جلوہ ہے جو آسمان سوجاتا ہے"

کبھی فرماتے:

"آج رات آسمان پر بساط غریب جلوہ گر ہوئی۔ ہمارے
سروں پر الطاف بسیار یعنی بہت زیادہ لطف وعنایت تھی۔"

قبا و جامہ ایسا تھا کہ کسی کے پاس نہ تھا۔ سردیوں کے دنوں میں گھڑے سے ٹھنڈا پانی بدن پر ڈلواتے اور پنکھا جھلواتے آپ کو پسینہ بہت آتا سردیوں کی راتوں میں عبادت کے لئے ایک باریک پیراہن پہنتے تھے۔عبادت فرماتے پھر کچھ دیر آرام کرتے اور پھر عبادت میں مشغول ہو جاتے۔دورانِ عبادت اگر کوئی ملنے آجاتا تو فرماتے کہ بابا اس وقت میرے حال میں مزاحم نہ ہوا کرو اس سے ذوق عبادت میں فرق آتا ہے۔ (ص۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲)

خدمت گار پر نظر کرم

منقول ہے ایک مرتبہ ایک سائل نے اس وقت آکر آواز دی جب آپ دسترخواں پر تشریف فرما تھے آواز سنی تو کہا جاکر سائل کا نام معلوم کرو بتلایا گیا کہ بہاءالدین نام ہے۔آپ نے جو کچھ سامنے تھا اس میں اٹھا کر اسے بھیجا اور کہلوایا کہ ملاقات کے بغیر نہ جائے پھر آپ باہر تشریف لائے اس سے ملے اس کا روزانہ کا خرچ مقرر کیا چھوٹے بیٹوں کی تعلیم کا خرچ عطاء کیا اور کھانے کے وقت روزانہ جو بھی ہوتا اسے ہر روز بھجواتے۔ایک دن خدام نے سوال کیا اس کے ساتھ خصوصی التفات کی وجہ کیا ہے۔؟ تو فرمایا:

www.musapakshaheed.com

"یہ کام کا بندہ ہے اچھی خدمت انجام دے گا" ۔

پھر دو ماہ بعد حضرت شیخ حامد نے رحلت فرمائی اور وہ آپ کے آستانہ پر جا روب کش بن گیا اور منصب مجاورت پر فائز ہوا۔

حضرت قدس سرہ سے منقول ہے کہ وہ درویش جب کسی ہنگامی چیز کا محتاج ہوتا تو ویرانہ میں چلا جاتا حضرت نے اسے خواب میں منع فرمایا اور حکم دیا کہ اپنی جزوی اور فوری ضروریات کی احتیاج اس غلاف قبر کے نیچے سے لے لیا کرو وہ بیدار ہوا تو غلاف قبر کی طرف متوجہ ہوا جس کی درستگی پر وہ مامور تھا۔ اسکو وہیں سے کم یا زیادہ جتنی احتیاج ہوتی ملنے لگی۔ (ص۔۱۸۲)

بوریا نشینی

آپ کے ہاں اسباب کی کمی نہ تھی بکثرت موجود تھے اسکے باوجود آپ کا بیٹھنا بوریا پر ہوتا۔ ہمایوں بھی آکر اسی بوریا پر بیٹھتا اور اسکے ملازمین بھی۔ آپ نے ہی ہمایوں کو دستاربندی کرکے دلجوئی فرمائی کہ تیری سات پشتوں تک سلطنت چلتی رہے گی۔ (ص۔۱۷۶)

آخری زمانہ حیات میں لباس فاخرہ کا پہننا عادت میں شامل ہو گیا لیکن مقید نہ تھا جیسا بھی لباس حاضر ہوتا پہن لیتے ایک چادر تہ بند کے لئے دوسری چادر کندھوں پر اور اسی قسم کا پارچہ سر پر باندھتے۔ جس لباس میں بھی ہوتے اور جو بھی ملنے آتا حکام سے ہوتا یا عام لوگوں سے اسی لباس میں ملتے لباس تبدیل نہ کرتے۔ نماز شب کے لئے اُٹھتے تو سفید جامہ زیب تن فرماتے اور سر پر دستار بے تکلفی سے باندھتے۔ ایک صبح صادق خواجہ جہاں

جو وزیر تھا آپ کی خدمت میں آیا اور کہا بادشاہ سلامت آپ سے ملنا چاہتے ہیں وہ والئی وقت کے بیٹھنے کے لئے سامان لایا اور آپ کے پہننے کے لئے لباس لطیف لایا اور کہا آپ یہ پہن کر ملاقات کیجئے گا تو آپ نے فرمایا:

"یہ بادشاہ مجازی ہے میں نے جو جامہ معبود حقیقی کے لئے پہنا ہے اسے تبدیل نہ کروں گا"

اور اسی لباس میں بادشاہ سے ملاقات کی اور فرمایا:

"مجھے حیرت ہے کہ جماعت جو بھی کام کرتی ہے برائے رضائے خلق کرتی ہے جبکہ کام تو خدا کے لئے کرنا چاہیے "
(ص۔۱۸۳،۱۸۴)

سالکین کی تربیت کے لئے ارشاد فرماتے کہ:

"میری ابتداء دو سالکوں سے ہوئی جس کا آغاز ادراک و شعور ہے ان دو کی طلب میں میرا شوق خدا کی طرف تھا میری عمر اسی ذکرو فکر میں گزری۔"

ارشاداتِ شیخ حامدؒ

حضرت موسیٰ پاک شہید اور متوسلین کی اصلاح کیلیے فرماتے:

مجھے معائنہ ومجاہدہ کے وقت ایسے احوال بھی دیکھنے کا موقع ملا جن کا اخفاء لازم ہے اور ان کا اظہار راز کے منافی ہے۔ فرمایا:

"جانتے ہو مشاہدہ کیا ہوتا ہے؟ حق کو مظاہر میں بند کرکے اس طرح دیکھنا جس طرح صورت کو آئینہ میں بشرطیکہ آئینہ درمیان سے اُٹھ جائے اور صورت باقی رہ جائے"

www.mousapakshaheed.com

فرماتے:

" جسکا میں تصور کرتا ہوں وہ غیر حق ہے امکان رکھتا ہے، ہمارے نزدیک حق صورت میں بند نہیں ہوتا محدود نہیں ہوتا۔"

فرماتے:

" عمل بجالانے کے لئے ضروری ہے کہ سالک اپنے اعمال ظاہرہ شریعت ظاہرہ کے مطابق انجام دے اور وصول حق کا کام باطن کا ہے جو کہنے سننے میں نہیں آتا ہے"۔

فرماتے:

الاشتغال بالصوم والصلوٰۃ والنوافل امور حسن وشان الطالبین شان آخر۔

کہ نماز روزہ اور نوافل میں مصروف ہونا اچھے امور میں اور طالبین کی شان ہی اور ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا انہیں جلوت وخلوت میں ہدایت فرماتا ہے اس کو وہاں ظاہر کرو جہاں شریعت کی ہتک حرمت نہ ہوتی ہو۔

فرماتے:

" جو فقہاء کہتے ہیں اسکی حقیقت معلوم نہیں ہے یعنی ثابت نہیں ہے کہتے ہیں کہ۔ الغناء ینبت النفاق کہ غناء نفاق کو اگاتا ہے۔ بھلا سماع کے معاملے میں نفاق کی سماع سے ایسی کیا مناسبت ہے۔ جہاں اپنی ہستی کی خبر نہیں ہوتی وہاں نفاق سماع کے کیا معنی ہو سکتے ہیں بس یہی معنی کہ ایک مخصوص گروہ حق میں سرگرداں ہوتا ہے۔ جن کی بے تعلقی اور بے تیعیی بجائے خود ہوتی ہے اس وقت ان کو دنیا کا کوئی غم نہیں ہوتا۔"

جو بھی طعام پیش کردیا جائے کھالیتے ہیں۔ آپ فرماتے کہ:

" کھانے سے مقصود بھوک کا سدِ باب ہے نفس سے خطرہ کا دفع کرنا ہے وہ جس قسم سے بھی ہو ٹھیک ہے۔"

فرماتے:

" اگر خدا کسی کو نظر محبت سے قبول فرماتا ہے پھر وہ جس مرتبہ میں بھی ہو امتیاز پاتا ہے اس معنی کا تجربہ بہت کیا جاچکا ہے"

حضرت شیخ موسیٰ پاک شہید قدس سرہ فرماتے ہیں کہ:

محبت فرزندی اور مہر پدری انسانی طبیعت میں ہے جو نظر خاص اور عین عنایت ہے یہ اس فقیر کو خصوصیت سے عطاء ہوئی ہے۔ والد محترم مجھے اکثر فرماتے:

" مجھے بابا سے کئی نسبتیں ہیں، نسبت ابوت۔ نسبت محبت، نسبت عنایت"

یہ زمان جو ضعف و پیری اور ایام رحلت کو اس عالم فانی میں لایا، آپ سے حال اور معنی فنا پر غالب نہ تھا۔ کوئی چیز بھی از قبیل طعام ولباس و آسائش و فراغت وصحبت و مخالطہ تعلق آپ کے لئے شوق و رغبت نہ رکھتی تھی۔ برائے حفظ صحت وبدن اگر علاج بھی کرواتے ملتفت نہ ہوتے۔ والد محترم فرماتے کہ:

خیر کب ہمارے ہاتھ آئی ہے کہ خود کو پُردرد کریں اور کبھی خوف کی نفی کرتے اور کبھی خشیت کا غلبہ ہوتا۔ کبھی اس صورت حال سے فارغ ہوتے اور خوش دکھائی دیتے اکثر فرماتے فنا کے آخر کو ہم نہیں جانتے کہ آخر کار کیا معاملہ پیش آئے گا۔

www.musapakshaheed.com

فرماتے:

ہم نفس میں ایک چیز نہیں دیکھتے کہ بس اسکی طرف ہاتھ بڑھائیں اور خود سازی کریں میں جانتا ہوں کہ خدا کے حضور پیش ہونا ہے اور رُو کر فرماتے جب نگاہ، حق کی کبریائی اور بے نیازی پر پڑتی ہے تو تمام طاعتیں تمام معرفتیں اور تمنائیں عبث معلوم ہوتی ہے، اس بات سے بہت ڈر لگتا ہے کہ نجانے خدا ہماری عاقبت کس طور کرے گا اس معنی کی شدت ایام رحلت کے قریب بہت بڑھ گئی آپ اکثر فقر کی وصیت فرماتے (ص۔۱۸۴)

شیخ حامدؒ کا سفر آخرت

حضرت شیخ موسیٰ پاک شہید قدس سرہ فرماتے ہیں کہ:

والد محترم شیخ کے آخری ایام مرض میں یہ فقیر بعض اُمور کے باعث ان سے دور تھا جب بھی کچھ کہتے فقیر کا نام لیکر کہتے اسے طلب کرو اسے بلاؤ تا کہ میرے پاس حاضر رہے میرے بڑے بھائی شیخ عبدالقادر مختلف حیلوں بہانوں سے ٹال دیتے۔ بالآخر انہوں نے مجھے لکھا اور میں ان کی خدمت میں پہنچا دیکھ کر بہت بے قرار ہوئے اور رو پڑے اتنا روئے کہ حالت غیر ہو گئی ان کے رونے سے حاضرین بھی رو دیئے، پھر میری جانب متوجہ ہو کر فرمایا مجھے تجھ سے کچھ کہنا ہے اسے اپنے سینہ بے کینہ میں محفوظ رکھنا اور پھر رو دیئے پھر فرمایا جو کہنا ہے خلوت میں کہوں گا۔ اس وقت دوپہر تھی میں اس وقت سے لیکر آدھی رات تک کھڑا رہا اور ان کی حالت پر روتا رہا کسی نے بابا کو میری حالت سے آگاہ کیا تو فرمایا اطمینان رکھو، کل سے بہتر ہوں، اب تو تھوڑی دیر آرام کر لے ان کے سامنے جو تکیہ تھا وہ انہوں نے خود اپنے ہاتھوں سے میری طرف بڑھایا میں نے حسب الحکم سر تکیئے پر رکھا اور لیٹ گیا، نیند کہاں سے آتی جب دل میں اضطراب تھا

میری نگاہ ان پر تھی، وہ کبھی بیٹھتے، کبھی سر جھکاتے، کبھی بے ہوشی کی کیفیت ظاہر ہوتی، یہ انکی پہلی شب تھی، اس حالت میں پھر وہ تین شب ایسا ہی رہے پھر افاقہ ہوا تو فقیر نے عرض کی اگر حاضرین کے سامنے کچھ فرما دیتے تو ان کے لئے باعث طمانیت ہوتا۔ فرمایا:

"میری مدت سے آرزو تھی کہ مقصود تک پہنچوں اب میں پہنچ گیا ہوں"

لیکن حالت ایسی ہے کہ طبیعت میں فتور ہے میں تجھ سے باتیں کرنا چاہتا ہوں اور تیری باتیں سننا چاہتا ہوں لیکن میری یہ طبیعت اس بات کی متحمل نہیں ہے۔

پھر میرے والد گرامی نے اپنی موت سے دو دن پہلے اپنی بہنوں، اہل و عیال اور نواسیوں کو طلب کیا ہر ایک کیطرف نگاہ کی پھر فرمایا:

"جاؤ میں نے تمہیں خدا کے سپرد کیا تم بھی مجھے خدا کے سپرد کرو"

جس روز والد ماجد حضرت حامد جہاں بخش قدس سرہ کی وفات ہوئی رات کے اول وقت سے لیکر آخر شب تک ان کا ہاتھ میرے ہاتھ میں رہا کبھی میری طرف دیکھتے سرد آہ بھرتے اور کچھ فرماتے صبح ہوئی تو وضو کیلئے پانی طلب کیا تجدید وضو فرمائی اور پھر لیٹ گئے۔ اپنا ہاتھ میر ہاتھ میں دے دیا یہاں تک کہ ظہر ہو گئی میں نے اپنے دل میں محسوس کیا کہ دوستان حق کی دوستی عالم فانی سے عالم باقی کی طرف لے جاتی ہے۔ وقت رحلت ان کے چہرے کا رنگ سرخ تھا موت کا کوئی نشان ظاہر نہ تھا۔ ابھی نماز مغرب کی سفیدی باقی تھی کہ آہ بھری اور بلند آواز سے اللہ کہا اور رحلت فرمائی۔ یہ اتوار کی رات 19 ذیقعد 978ھ کی بات ہے۔ (ص۔۱۸۶۔۱۸۷)۔

www.musapakshaheed.com

حضرت شیخ موسیٰ پاک شہیدؒ کے ذکر میں

حضرت ابوالحسن شیخ موسیٰ پاک شہیدؒ بن شیخ حامد جہاں بخش بن شیخ عبدالرزاق بن شیخ عبدالقادر ثانی بن شیخ محمد غوث الحسنی الجیلانی الاوچی آپ اپنے والد گرامی کی زندگی ہی میں مسند ولایت پر متمکن ہوئے ۔(ص ۔۱۸۷)

تعلیم و تربیت

ابی احمد شیخ حامد گنج بخش قدس سرہ سے منقول ہے کہ میرے والد حضرت موسیٰ پاک شہید نے مجھے ایک دن فرمایا کہ:

میرے والد مجھے کمسنی ہی میں بطور جانشین اپنے ساتھ رکھتے سفرو حضر میں جدا نہ کرتے تھے میں بھی ہمہ وقت ان کی خدمت میں مشغول رہتا تھا ابھی میری عمر آٹھ سال ہی کی تھی وہ میری خصوصی تربیت فرماتے، وہ کہتے میں سنتا، کچھ ایسی باتیں میرے ذہن میں ابھی بھی موجود ہیں جن میں کسی قسم کا شبہ نہیں کیا جا سکتا ہے ۔ پہلے پہل شبھات وشکوک بہت آتے ہیں پھر رفتہ رفتہ جمال یقین ظاہر ہو جاتا ہے ۔

حضرت شیخ موسیٰ پاک شہید نے فرمایا کہ

میری تربیت پر خصوصی توجہ والد محترم حضرت حامد جہاں بخش نے اس وقت فرمائی جب مراجعت کا حکم دیا ۔نماز فجر کے بعد جب اوارد میں مشغول ہوتے تو مجھے اپنے پاس بٹھاتے اور مجھے ان کی ترغیب دیتے ان وظائف کو اپنے ہاتھ سے لکھتے اور فرماتے جب میں یہ پڑھوں تو تم بھی میرے ساتھ پڑھنا اس طرح وہ مجھے اپنے ساتھ مشغول رکھتے چنانچہ بچپن ہی میں مجھ ان سے خاص نسبت والفت بندگی قائم ہو گئی ۔ وہ بیٹھتے تو ان کے ساتھ بیٹھتا نماز پڑھتے تو ان کے ساتھ ہوتا، لیٹ جاتے تو انکے پاؤں ملتا۔ سوجاتے تو پنکھے سے ہوا دیتا بیدار رہوکر مجھے آرام کرنے کا حکم دیتے انکے حکم پر آرام کرتا ۔ کبھی تلاوت قرآن کرتا کبھی ذکر، میرا اکثر کھانا انہی کے ساتھ ہوتا، اگر کھانے میں سستی کرتا تو فرماتے کہ نفس کو راحت پہنچانی چاہیے تا کہ ریاضت کی مشقت برداشت کر سکے میری توجہ اگرچہ کم کھانے کی طرف ہی رہتی مگر جب حکم دیتے تو عمل یہ سوچ کر کرتا کہ بس اسی میں میرا فائدہ ہے ۔

والد محترم بعض اسمائے الٰہی اور دعاؤں کی تعلیم جو مجھے نو سال کی عمر میں دی اب بھی پڑھتا ہوں جبکہ اب 52 سال کا ہوں ان کا بتلایا ہو کوئی ورد و ظیفہ کبھی ترک نہیں کیا۔ یہ ان کی تربیت کا اثر اور شفقت کی قوت ہے اس پر میں خدا کی حمد بجالاتا ہوں ۔ میں اکثر روزہ رکھتا اور ساری ساری رات پنکھا جھلاتا انہوں نے مجھے تمام علوم و فنون جو تعلیم و تربیت وارشاد سے تعلق رکھتے ہیں مجھے ازبر کروا دیئے اوراوراد و ادعیہ و اسمائے الٰہی دعوات و اذکار ظاہری اور باطنی توجہ کے ساتھ ابتداء ہی میں یاد کروا دیئے ۔ان کا طریقہ یہ ہوتا کہ سات مرتبہ کہتے اور میری استعداد اور وقت کے لحاظ سے تلقین فرماتے، اور مجھے فرماتے:

’’انشاء اللہ تمہارا شمار جلد دوستانِ حق میں ہو گا۔تجھ پر برکت وسعادت کے دروازے بہت جلد ظاہر ہو جائیں گے ۔تو اکثر علوم بے تکلف حاصل کرے گا‘‘

جبکہ میں اس وقت کافیہ جو علم نحو کی ایک کتاب ہے اس سے مرفوعات کی بحث پڑھ رہا تھا ان کی دُعا کی برکت سے فقیر کو بہت جلد علوم و فنون، احادیث و فقہ اور تصوف میں مہارت اور عبور حاصل ہوا۔لیکن میرے اوراد و وظائف کے اوقات میں فرق نہ آیا ۔ میں نے اپنے اوقات کار کو تقسیم کر رکھا تھا اور اس پر سختی سے کاربند تھا شب و روز کی تقسیم میں نے ترتیب دے رکھی تھی

www.musapakshaheed.com

تا کہ ضروریات وقت کو جانوں شب بیداری اور خوشنویسی رات گئے تک کرتا رات کو بابا بلند آواز سے فرماتے ۔بیٹا کیا کر رہے ہو اور والدہ فرماتیں اب اُٹھ جاؤ اور آرام کرو میں فرمان پر عمل کرتا لیٹ جاتا لیکن جب نیند نہ آتی پھر اُٹھ بیٹھتا اور مشغول ہو جاتا اگر نیند غلبہ پانے لگتی تو وہ نمک سنگ جو میرے پاس ہوتا آنکھوں میں لگاتا تا کہ نیند مجھ سے دور ہو جائے اس کی وجہ یہ تھی کہ مشغولیت میں جو لذت ملتی تھی برقرار رہتی ۔

بہ نیم شب زفغانہا کہ کردہ ام بدرش
اگر بگوش نگارم یکی رسید بس است

ترجمہ: آدھی رات کو میری آہ و زاری جو میں نے اس کے دروازے پر کی ہے ۔ اگر ایک آواز بھی میرے محبوب کے کان میں پہنچ جائے تو کافی ہے ۔(ص ۔۱۸۷تا۱۸۹)

والد ماجد سے بیعت

ابھی میں اس وسیلہ کی طرف نہ گیا تھا جو اس راہ کی شرط ہے کئی بار وابتغوا الیہ الوسیلۃ کی بشارت سنائی دی مگر نامرادی نے سرفراز نہ ہونے دیا کبھی استعداد نے کہا تو ابھی اس نعمت کے قابل نہیں ہے کبھی خیال نے کہا جب وقت آئے گا تو خود ہی راستہ نکل آئے گا ۔بالآخر میرا شجر اخلاص بار آور ہوا صدق نیت نے کام دکھایا مشاہدہ کے بعد سلطنت محبت کے تاجدار نے فرمایا:

" آو حضرت پیر دستگیر کا ہاتھ میرے ہاتھ تک پہنچا ہوا ہے اپنا ہاتھ ان کے دست تصرف میں دے دو انکا ہاتھ ید اللہ فوق ایدیھم ،کا مصداق ہے ۔"(48:10)

میں نے اسے یرزقہ من حیث لا یحتسب (65:3) کے مطابق غنیمت جانا ہاتھ بڑھایا تو انہوں نے فرمایا:

"یہاں جو کچھ ہوتا ہے دست بدست ہوتا ہے یا دستور شریعت کے مطابق ہوتا ہے اور دستور شریعت کی ابتداء عروۃ الوثقیٰ سے تمسک ہے پھر درجہ حقیقت تک رسائی کا سلسلہ ہے فخذ ما اتیتک و کن من الشاکرین کہ لے لے جو میں نے تجھے عطا کیا اور شکر گزاروں سے ہو جا۔ (7:144)،اس سلسلہ میں پہلے آداب شریعت ہیں۔"

پھر خرقہ خاص جائے نماز تسبیح وانگشتری (انگوٹھی جو ہاتھ میں پہنی تھی) اوقات لنگر حضرت غوث الثقلین اور وظائف (جو بادشاہوں نے مقرر کیے) اس سرو سامان کو عطا کیے یہ سرتا پا سعادت ہوتی ہے جسے نصیب ہو جائے اسکے علاوہ بے طلب و توقع تمام اوراد و دعوات اور اذکار و اشغال اور اعمال و افعال جو اس خانوادہ قادریہ سے تعلق رکھتے ۔ تصریحاً ہوں یا کنایۃً مجھے ان کی اجازت دیکر فرمایا:

"برو بر نیابت من کار کن و ایں نعمت بہر کہ خواہد اظہار کن"

ترجمہ: جاؤ میری نیابت میں کام کرو اور اس نعمت کو اس پر ظاہر کر جو اسے چاہتا ہو۔(ص ۔۱۸۹،۱۹۰)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ:

حضرت مخدوم شیخ حامد جہاں بخش قدس سرہ نے اپنی زندگی ہی میں اپنی جانشینی اپنے ولد لطیف ،خلف رشید کے حوالے کردی تا کہ وہ کام سرانجام دیں اور انہوں نے وضاحت کے ساتھ لکھا کہ:

www.musapakshaheed.com

"اَعنی سیدی و سندی و شیخی مشکاۃ مصباح الاحدیۃ ، مراۃ جمال الحقیقۃ المحمدیۃ ، النورالازھر و السرالاقدس ، غوث العالم ، الوصی البھی جمال الدین ابوالحس شیخ موسیٰ پاک شھید قدس سرہ بن شیخ حامد بن شیخ عبدالرزاق بن شیخ عبدالقادر ثانی بن شیخ محمد غوث بن شیخ شمس الدین بن شاہ میر بن شیخ علی بن شیخ مسعود بن شیخ احمد بن شیخ صفی الدین عبدالسلام بن شیخ عبدالوہاب بن شیخ محی الدین سید عبدالقادر الحسنی الحسینی الجیلانی رضوان اللہ علیھم اجمعین ۔(ص ۔۱۹۰)

اس سے میری مراد میرے سردار ، میرے سہارے میرے شیخ ، جو چراغ احدیت کے لئے مشکات اور حقیقت محمدیہ کے جمال کا آئینہ ہیں ، روشن نور ، راز مبارک ، غوث عالم اور پسندیدہ وصی جمال الدین ابوالحسن شیخ موسیٰ شھید قدس سرہ ہیں جو فرزندِ ارجمند ہیں شیخ حامد بن شیخ عبدالرزاق بن شیخ عبدالقادر ثانی بن شیخ محمد غوث بن شیخ شمس الدین بن شاہ میر بن شیخ علی بن شیخ مسعود بن شیخ احمد بن شیخ صفی الدین عبدلسلام بن شیخ عبدالوہاب بن شیخ محی الدین سید عبدالقادر الحسنی الحسینی الجیلانی رضوان اللہ لیھیم اجمعین ۔ اور شیخ حامد جہاں بخش قدس سرہ نے تمام لوازم و توابع جو اس امر شریعت سے متعلق ہیں ان سے اشغال باطنی کا تعلق ہو یا ظاہری کا آپ کو تفویض کئے آپ کے جوہر نفس اور قابلیت و استعداد اور اس محبت کی وجہ سے جو حضرت کو آپ سے تھی ان اسباب کا معائنہ کرنے کے بعد انہوں نے صراحت کے ساتھ اذن دیا جو اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت حامد جہاں بخش کے بعد سلسلہ قادریہ کا یہ مرکز ہیں ، ۔ اس تفویض و تلقین کے بعد آپ نے رحلت فرمائی آپ کی وفات 19 ذوالقعدہ 978 ہجری میں ہوئی انکا مزار شریف اُچ شہر میں اپنے آباؤ اجداد کے مزارات کے ہمراہ ہے ۔

خلیفہ مطلق شاہ شہید شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ :

حضرت شیخ موسیٰ پاک شھیدؒ صورت و سیرت میں وارث حضرت پیغمبر ﷺ ہیں آپ فرماتے ہیں ، میں حامل سجادہ صادقاں سلسلہ قادریہ و حضرت غوث الثقلین ہوں ۔ میری طبیعت کی نسبت اہل خصوص والی ہے مجھے بارہا حضور اکرم ﷺ اور حضرت غوث الثقلینؒ کی زیارت نصیب ہوئی ہے ۔ انہوں نے حضرت مخدوم ثانی سے بطریق کشف قبر زیارت کی ہے اور بیعت سے مشرف ہوئے اور آپ شجاعت و سخاوت اور علم و حلم مرتضویہ اور حسنِ سیرت میں آئمہ اثناعشر کی صورت رکھتے ہیں ۔ حدیث کانت فی عینی موسیٰ ملاحۃ من رای احبہ کہ موسیٰ میرے نظر میں ملاحت رکھتے ہیں جس نے انہیں دیکھا محبوب جانا یہ اس وجہ سے ہے کہ آپ ان کی سیرت رکھتے ہیں جو "انک لعلی خلق عظیم " کی حامل ہے ۔ اللھم صل علی محمد و آلہ اسی لئے کہا جاتا ہے ۔ کہ خدا حضور کے نور سے اور آپ کی اولاد کے نور سے عالم کو منور کرے ۔(ص ۔۱۹۰،۱۹۱)

شاہ شہیدؒ نے فرمایا کہ :

والدِ محترم حضرت شیخ حامد قدس سرہ نے مجھے یہ نعمت عظمیٰ عطا کی اور فرمایا جاؤ اور میری نیابت میں کام سرانجام دو ۔ جو میرے پاس انابت توبہ کے لئے آتے جب میں کسی کے لئے استعداد نہ پاتا تو اس کا دست انابت لینے میں تامل کرتا ۔ پھر میرے نصیب نے سعادت پائی اور صبر و ضبط آگیا ۔(ص ۔۱۹۱)

www.musapakshaheed.com

شرفِ دیدار رسول اللہ ﷺ

سید موسیٰ پاک شہیدؒ فرماتے ہیں کہ:

یہ بات اگر چہ رازوں میں سے ایک راز ہے اور رازوں کا چھپانا ہی بہتر ہوتا ہے لیکن میں یہ بات شوق سے زبان پر لا رہا ہوں ۔ جب صبر وضبط کی سعادت مجھے ملی تو میں بشارتوں کا مشتاق رہتا اپنے محبوب حقیقی حضرت بشیر ونذیر ﷺ سے ۔ اور میں نے اپنے پیر دستگیر سے تسلی و اطمینان چاہا ۔ انتظار کے بعد بالآخر درمیان سے حجاب اُٹھ گئے مجھے دیدار سے مشرف فرمایا اپنے سامنے بٹھایا اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور ان کلمات کا اعادہ کروایا:

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدً عبدہ ورسولہ

واستغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ من کل ذنب الذی اعلم من الذنب الذی لا اعلم ، وانت علام الغیوب ولا حولَ ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ﷺ ہیں ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور میں استغفار چاہتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے ہر گناہ سے اور اسی سے توبہ کا امیدوار ہوں ہر گناہ سے، پھر اس گناہ سے جسے میں جانتا ہوں ۔ یا نہیں جانتا کہ وہ گناہ ہے اور تو علام غیوب ہے کوئی حول اور قوت نہیں سوائے خدائے علی عظیم کی قوت و احاطہ کی ۔

پھر دعائے قنوت اور ایمان مجمل و مفصل ہر ایک تین بار تکرار کے ساتھ اعادہ فرمایا اور حکم دیا کہ میرے فرمان کے مطابق پھر اعادہ کروتا کہ ان کلمات کے تکرار سے حبیب خدا ﷺ میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیں ۔ پھر مجھے قلم ، دوات اور کاغذ دیا گیا اور فرمایا لکھو ۔ آنحضرت ﷺ کی عظمت وجلالت مجھ پر غالب آئی میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری کیا جرات کہ آپ کے سامنے لکھوں یہ کہہ کر میں رونے لگا ۔ پھر وہ فرمانے لگے اور میں لکھنے لگا اور تمام کاغذ بھر گیا ۔

بعد ازاں مجھے حضرت غوث الثقلین کی زیارت ہوئی انہوں نے مجھے مرید کیا اور مخلوق سے بیعت لینے کی اجازت مرحمت فرمائی ۔

میں نے تمام واقعات اپنے والدگرامی کی خدمت میں بیان کئے انہوں نے کچھ استفسار کئے اور فرمایا مجھے اُمید ہے کہ خدا تیرے لئے وہ چیز ظاہر کرے گا جس کی مجھے تیرے لئے امید ہے ۔ (ص ۔۱۹۱،۱۹۲۱)

ماموریت

حضرت موسیٰ پاک شہیدؒ فرماتے ہیں کہ:
میں نے خواب میں دیکھا ایک شخص یہ پڑھ رہا تھا
آیۃ : رب قد آتیتنی من الملک و علمتنی من تاویل
الاحادیث فاطر السموات والارض

اور یہ دُعا: اعوذ باللہ بکلمات اللہ التامات من شر کل شیطان وھامۃ ومن کل عین ولامۃ

www.musapakshaheed.com

ترجمہ: خدایا تو نے مجھے کچھ ملک عطا کیا اور تاویل احادیث کا علم دیا تو فاطر ہے آسمانوں اور زمین کا۔ میں پناہ طلب کرتا ہوں خدا کے کامل کلمات کی شیطان ہر موذی جاندار ہر بدنظر اور بے لگام زبان کے شر سے۔

میں نے خواب میں دیکھا اس کا تعلق میرے اسلاف کرام سے تھا۔ میں جو بھی راہ سلوک میں دیکھتا اپنے والد صاحبؒ کو بتلا دیتا۔ میں نے جب یہ خواب والد صاحب کو بتلایا تو انہوں نے فرمایا:

"الحمد للہ تو مامور ہوگیا ہے"

اس کے بعد حضرت نے میری سخت تربیت کا اہتمام کیا بیداری اور نیند دونوں حالتوں میں اور میں نے اپنے آپ میں ایک زیادہ رشد پانے کا احساس پایا اور مشاہدہ کیا۔ (ص۔۱۹۳)

سجادگی

منقول ہے حضرت شیخ الاسلام شیخ حامد گنج بخش اور شیخ عبدالحق قدس سرھما سے وہ فرماتے ہیں، کہ شیخ موسیٰ پاک شھیدؒ نے ہمیں بتایا کہ:

جب آفتاب دین شیخ حامد جہاں بخش کی رحلت ہوئی تو ہم پر دنیا تاریک ہو گئی اور میرے بڑے بھائی سید عبدالقادر جو مجھ سے چند سال بڑے تھے مجھ سے جانشینی و سجادہ نشینی کے بارے میں تنازع کیا اور کہا کہ وہ عمر کے لحاظ سے خلافت کے زیادہ مستحق ہیں تنازع نے طول پکڑا اور معاملہ بادشاہ تک پہنچا۔ انہوں نے ایک شوریٰ تشکیل دی جو علماء وقضاۃ پر مشتمل تھی تاکہ تحقیق و تفتیش کریں۔ ثبوت میرے حق میں جا رہے تھے کہ میرے بھائی قرآن مجید اور مجموعہ اوراد اور بعض دیگر اشیاء جو مخدوم حامد جہاں بخش قدس سرہ کے ہاتھ میں رہتی تھیں پیش کیں اور کہا یہ انہوں نے مجھے عنایت کی تھیں جو میرے مدعا پر ثبوت ہیں۔ میں نے جواب میں کہا یہ آپ کو معلوم ہے کہ یہ اشیاء آپ تک کیسے آئیں اور کہاں سے آئیں۔ پھر شوریٰ نے قرار دیا کہ قرآن سے اشارت چاہی جائے۔ تب یہ آیت نکلی۔

فخرج منھا خائفا یترقب قال رب نجنی من القوم الظالمین (28:21)

یہ آیت حضرت موسیٰ کا مقولہ ہے جو انہوں نے نکلتے ہوئے کہا تھا یہ ایت فقیر کے مطلوب پر متضمن ہو گئی اور حیرت انگیز طور پر اس آیت نے فریق ثانی کے تحقق ظلم اور بطلان دعویٰ خاص تعین کر دی۔ شوریٰ نے سارے حالات و واقعات بادشاہ وقت کی خدمت میں پیش کئے انہوں نے بعد تحقیق و تفتیش ایک فرمان منشور جاری کیا جس کا مضمون یہ تھا: (ص۔۱۹۳)

فرمان

طریقت شعار کمال آثار کمال الدین شیخ موسیٰ برادر کلاں مشار الیہ نظام الدین شیخ عبدالقادر مدت عمر مزید سبب سجادہ وغیرہ نزاع و مناقشہ بود۔ بعد از تحقق، حکم فرمودیم کہ آنچہ مدو معاش مشخص و مقرر خواہد شد، برادران از قرار مناصفہ متصرف خواہند گشت و لنگر سہ حصہ برادر کلاں و دو حصہ برادر خورد متعلق باشد و مقام اُچ بہ شیخ موسیٰ تعلق داشتہ باشد، و شیخ عبدالقادؒر در حامد پور اقامت نماید و می باید کہ حکام و جاگیرداران، کروریان و عاملان حال و استقبال و متصدیان مقرر دانستہ مقام اُچ را بے مشارکت احدی بتصرف شیخ موسیٰ گزارند کہ آنجا متصرف و قابض بودہ بطریق آباؤ اجداد کرام خود مشغول باشد و فارغ البال بدعای

www.musapakshaheed.com

دولت اتصام قیام واقتدار نماید واحدیار در مقام مذکور دخل ندید و رعایت احوال و مراقبت آمال موصی الیہ می آورند حسب الحکم عمل نمودہ بہ تقدیم رسانند و ازفرمود در نگزرندبہ۔ تاریخ بیست و دویم شھر ربیع الاول نہصد وھشتا دو پنج تحریر یافت۔

ترجمہ : حضرت شیخ موسیٰؒ اور ان کے بڑے بھائی شیخ عبد القادرؒ کے مابین سجادہ نشینی کا نزاع و مناقشہ تھا تحقیق کے بعد ہم حکم دیتے ہیں کہ ہر کسی کا ذریعہ معاش مقرر کیا جائے تاکہ دونوں بھائی قرار انصاف کے بعد اپنے اپنے حصے میں متصرف ہوں لنگر کے تین حصے بڑے بھائی کو اور دو حصے چھوٹے بھائی سے متعلق ہیں مقام اُچ شیخ موسیٰ سے تعلق رکھتا ہے شیخ عبدالقادرؒ حامد پور میں اقامت رکھیں۔ حکام و جاگیرداران وغیرہ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اُچ کا مقام بلا شرکت غیرے شیخ موسیٰ کے تصرف میں دیا جاتا ہے جو اس پر متصرف و قابض تھے وہ اپنے آباؤ اجداد کی طرح مشغول رہیں اور فارغ البال ہوکر سلطنت کے قیام و اقتدار کے لئے دعا فرمائیں۔ کسی کو مقام مذکور (اُچ) میں دخل دینے کی اجازت نہیں ہے۔ احوال کی رعایت اور انجام موصی الیہ کی طرف آتے ہیں حکم کے مطابق عمل کیا جائے آگے پہنچایا جائے اس فرمان سے اعتراض نہ کیا جائے۔ یہ فرمان بتاریخ 22 ربیع الاول 985ء کو تحریر ہوا۔ (ص۔۱۹۳)

فرماتے ہیں کہ:

اُچ میں بھائیوں کی مہربانیوں سے ایذا و جفا میں رہا، مگر میں ان پر ظاہر نہ کرتا تھا فضل لامتناعی نے مجھے اپنی پناہ میں لیا۔ اور مخلوق خدا کے مجھ سے استشارے بڑھے اگرچہ اس سے پہلے میرے پاس سے جمعیت موقوف ہو گئی تھی۔ مگر میں اُمید اور حوصلے سے رہا چونکہ مجھے ایک نسبت رسول خدا سے ہے۔

حاشاہ ان یحرم الراجی مکارمہ
او یرجع الجار منہ غیر محترم

ترجمہ: یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ امید لیکر آنے والا آپ کے مکارم اخلاق سے مایوس لوٹے یا پڑوسی آئے اور بغیر عزت و احترام کے واپس پلٹے۔

چنانچہ جب بھی مجھ پر اخوان زمان کے شدائد پڑھے تو حضور نے میرا ہاتھ تھام کر بشارتیں دیں۔ اسلئے میرا حوصلہ بلند اور یقین محکم رہا۔ (ص۔۱۹۴)

دربار اکبری میں:

حضرت موسیٰ پاک شہید کی جرات ایمانی کا یہ عالم تھا کہ منتخب التواریخ میں لکھا ہے کہ درحضور پادشاہ درعین دیوان خاص و عام اگر وقت نماز رسیدی خود اذان گفتہ نماز بحضور خلیفہ وقت بجماعت می گزارد و ہیچ کسی چیزی نمی توانست گفت۔

شیخ محدثؒ پر نظر عنایت

حضرت موسیٰ پاک شہیدؒ قدس سرہ کے خلیفہ برحق شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنی بیعت کے احوال میں عقیدت و محبت سے سرشار ہوکر کہہ اُٹھتے ہیں کہ:

"میں تو کشتی نوح میں بیٹھا ہوں ساحل پر پہنچنا میرا مقدر ہے خواہ طوفان میں طغیانی بہت ہے مگر مجھے تو طوفان دوزخ سے بھی امان ہے۔میرا اعتماد اس پر ہے جو اولیاء کی گردنوں کا سوار ہے میں اسی کے نقش قدم پر چلتا ہوا سرفراز رہوں گا۔ہر وہ جس کے قدم اپنے جد بزرگوار محمد مصطفےٰ ﷺ کے قدم بقدم ہوں بلکہ وہ دم بدم اتباع میں ہو اس سے بڑی سعادت اسکے لئے اور کیا ہو سکتی ہے۔وہ سر کتنا خوش نصیب ہے جو حضور ﷺ کے نقش قدم پر سر کے بل چلے۔قطب تو اور بھی بہت ہیں مگر قطب الاقطاب محی الدین ہیں سلطان تو اور بھی بہت ہیں مگر سلطان السلاطین غوث الثقلین ہیں۔جنہوں نے اسلام کو زندہ کیا اور ملت کفر کو مار ڈالا۔ایجاد دین حی وقیوم سے ہے اور احیائے دین محی الدین سے تمام جن وانس ان کی پناہ کے طلبگار ہیں۔میرا تکیہ وہی ہیں بھروسہ وہی ہیں۔انہی کے دروازے پر بیٹھا ہوں مجھے ان سے امید ہے کہ اگر کسی راہ میں میں قدم اٹھاؤں گا تو وہ میری رہبری کریں گے۔اگر قدم اکھڑیں گے تو دستگیری کریں گے،وہ اپنے محبوں کو بشارتیں دیتے ہیں،یہ تو دین و دنیا کی سعادت ہے۔میری قاضی الحاجات سے دعا ہے کہ میرا نام انہی کے ساتھ ان کے مریدوں میں لکھا جائے:

من بعشق تو نہ امروز گرفتار شدم
کہ گرفتار من با تو روز ازل است

ترجمہ: میں آپ کی محبت میں آج گرفتار نہیں ہوا،یہ میرا اور آپ کا رشتہ روز ازل سے ہے۔

ان کی محبت جاذبہ ہے وہ مار ڈالتی ہے اس میں میرا کوئی قصور نہیں۔ان کی عنایت کا کرشمہ خود بولتا ہے اس میں میرے شعور کو دخل نہیں:

ھنوز آدم ھستی خبر نبود را
کہ جذب عشق تو از خویش می بود را

ترجمہ: ابھی وجود آدم کی خبر نہ تھی، کہ آپ کا عشق اپنوں کو جذب کر رہا تھا۔

شیخ علی بن عبدالحق دہلوی سے منقول ہے کہ ایک دن میرے والد نے فرمایا کہ میں غوث الثقلین سے توسل کے وسیلوں کو پہچانتا ہوں لیکن پاتا نہیں ہوں کئی مرتبہ غیب سے اشارے بھی ملے۔میں چاہتا ہوں کہ میری نسبت طینی میرے دین کی مناسبت سے ضم ہو جائے۔تا کہ اسکے ہاتھ میں ہاتھ دوں۔بالآخر میری نیت کی سچائی نے راہ پائی اور شجرہ وحدت سے ایک نورِ موسیٰ پاک شہید طالع ہوا اور اس نور حقیقت کی طرف میرا نورِ بصیرت لامع ہوا کہ:

احمد خوی کہ عالم بندہ اوست
یوسف روی کہ ماہ شرمندہ اوست
عیسیٰ نفس کہ دل و جاں زندہ اوست
موسیٰ لقای کہ دوست خواہندہ اوست

ترجمہ: احمدؐ کی خصلتوں والا جسکی دنیا غلام ہے۔یوسفؑ کے چہرے والا جس کے سامنے چاند شرمندہ ہے۔دم عیسیٰ کا حامل جس سے دل و جان زندہ ہیں۔ موسیٰ مزاج جسکو دوست پوچھتے پھرتے ہیں۔

www.musapakshaheed.com

اور یہ کہ:

اے دیدہ بیا لقای منظور بہ بیں
آں جبہہ آں جمال آں نور بہ بیں
درو ادی ایمن محبت بگوار
ہم موسیٰ ہم درخت و ہم طور بہ بیں
(اخبار الاخیار ۔بحر السرائر ۔۱۹۵،۱۹۶)

تیسیر الشاغلین

حضرت موسیٰ پاک شھید نے مختلف اذکار و دعوات اور آپ کے بزرگوں کے اورادکو جمع کیا ہے اس میں حضرت غوث الثقلین کا کلام بلاغت نظام بھی ہے اسکی شرح بھی دی گئی ہے فصاحت و بلاغت کا جامع مجموعہ ہے عدیم المثل ہے اس کا نام " تیسیر الشاغلین " ہے ۔(ص۔۱۹۷)

تیسیر الشاغلین کو قادریہ سلسلہ کے نصاب کی حیثیت حاصل ہے ۔
قال الشیخ العالم جمال الدین الشیخ موسیٰ کہ ایں جزو لطیف است بہ تیسیر الشاغلیں جس کا تسلسل حضرت غوث الثقلین سے منسلک ہے ۔

تیسیر الشاغلین میں حضرت موسیٰ پاک شہید نے اپنے ارادت مندوں کو تزکیہ نفس کی تعلیم وتربیت کے لیے درویش کہہ کر پکارا ہے ۔ یہاں پر تبرکاً چند ارشادات تیسیر الشاغلین سے نقل کیے جارہے ہیں جن سے ان کے صوفیانہ افکار کا اظہار ہوتا ہے ۔فرماتے ہیں کہ :

دعاوسکوت

اےدرویش!

بدانکہ درحقیقت سوال و دعا وسکوت و مساک ازان وتفصیل یکی بر دیگری قوم را اختلاف است بعضے دعا را بر سکوت فضیلت نہادہ اندوجمعی سکوت رابر دعاترجیح کردہ اندودرضمن دعاءنوعی از شکایت ۔
چہ اصل این کار تزلزل وتضرع وانکساروابتہال وحضور دل است ھر وقتی و حالتی کہ روندہ را دست دہد باید کہ مطابق آن کارکند چہ از در و بیشان وچہ از شغل و حضور جان ۔(ص۔۲)

ترجمہ: پہلے یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ بعض نے دعاکو خاموشی پر فضیلت دی ہے اوربعض نے خاموش رہنے کو دعا پر ترجیح دی ہے کیونکہ انکے خیال میں دعا ایک طرح کی شکایت ہے ، لیکن سکوت اوردعاطلبی دونوں کی اصل اور بنیاد ایک ہی ہے یعنی عجز و انکسار، خشوع و خضوع ، دل کی حضوری اور کشائش قلب ، پس سالک کو جیسا وقت اورجیسی حالت و کیفیت میسر ہو وہ اس کے مطابق عمل کرے خواہ وہ درویشی کے مرحلے میں ہو،اشغال میں مصروف ہو ،یا اسے قلب کی حضوری مل چکی ہو،

(O Believers of ALLAH (Darvish)
First of all it should be made clear and understood that some people prefer prayer to quietness while some prefer quietness to prayer. The latter consider prayer a sort of complaint. But silence and prayer both have the same essence that is humbleness, preparation and submission of heart so whatever time or state the asker is, in he must act accordingly. Be that he is:
He is in the stage of Darvishi (the state of being

www.musapakshaheed.com

Thoroughly, engrossed in ALLAH).

He is busy in his personal crafts

Or he has attained the submission of heart to ALLAH

to the extent that he realizes the Reality).

طہر قلبی

اے درویش !

یا مجیب الحق عزوجل ورفع قدرہ کیف ماوراءوطہر قلبک الذی
ھومسکن الحق اتجیو امن اللہ عزوجل وانظروا بقلوبکم الیہ الیس عماسواہ
واقعد علے بابہ بسیف التوحیدوالاخلاص والصدق فلاتفتحہ لاحدغیرہ
ولاتشغل زاویامن زاویۃ قلبک بغیر

ترجمہ: حضرت غوث الاعظم شیخ سیدعبدالقادرجیلانیؒ فرماتے ہیں:
اے غالب وبرتر اللہ کو پکارنے والے
اس کی قدرت پر غوروفکر کر
اوراپنے دل کو پاک کر
کیونکہ وہ اللہ کا مسکن ہے
تم اللہ بزرگ وبرتر سے سنو

اور ماسوا کو بھول کر اپنے دلوں کے ساتھ اسے دیکھو
اوراپنے دل کو پاک کر
کیونکہ وہ اللہ کا مسکن ہے
تم اللہ بزرگ وبرتر سے سنو
اور ماسوا کو بھول کر اپنے دلوں کے ساتھ اسے دیکھو
اس کے دروازے پر بیٹھ
صدق، اخلاص اور توحید کی تلوار کے ساتھ

تو وہ غیر کے سوا
صرف تمہارے لئے کھولے گا
لہذا اپنے دل کو اس کے سوا کسی اور کی طرف مشغول نہ کر

(O! Believers of ALLAH (Darvish)!

Say Hazrat Shaikh Adbdul Qadir Jilani (RA):

O!, you who call the one and the dominant ALLAH

Contemplate on the power of ALLAH

Purify your heart

As human heart is the abode of ALLAH

Listen to The Grand ALLAH

Forget all else and see Him with your inner eye

And purify your heart

As human heart is the abode of ALLAH

Forget all else see Him with your inner eye

Be at His door

Call Him with the perfect belief in His oneness, sincerity and truth

Then He except other

Will expose for you

So make your heart his slave only

Never busy it for anyone else)

حضوری

ہاں اے درویش!

حاضر باش حق سبحانہ وتعالٰی ہمہ جا حاضر است بظاہر و باطن درھمہ
وقت و درہمہ حال ناظر زہے خسارہ کہ دیدہ دل از لقائے او بر
داشتہ سوی ءو دیگر نگر یدطریق رضائے وی گذاشتہ راہ دیگر روی دل

www.musapakshaheed.com

از همہ بر کن و در خدائے نہ واز ہمہ بگسل و بحق پیوند کہ جمال وکمال در جمیع اشیاء کہ ظاہر از پر تو جمال وکمال اوست۔ پس ہر جا کہ دانائے دانی اثر دانائی اوست و ہر کجا بینائی بینی ثمرہ بینائی اوست۔

پس باید کہ از جزو کل راہ بری۔ واز تقید بحق واز مقید بمطابق روآوری اگرچہ آدمی بسبب جسمانیت درغایت کثافت است۔ اما بحسب لطافت روحانیت در نہایت لطافت بہرچہ توجہ کند رنگ آن گیرد۔ و بہرچہ روآرد حکم آن پذیرد

پس اے دوست با ہوش و خودرا از نظر خودپوش و بہ کارے اقبال کن کہ ترا بہ حقیقت مشغول گرداند۔ وترا از تو بہاند۔ چندان مداومت آن شغل نمائی۔ کہ باجان تو آمیزد۔ وہستی تو از تو بہ خیزد۔ این معنی ہمیں ذکر بہ حقیقت اوست۔

یا عالم بی ویا قریب منی یا شاہد علی۔ (ص ۴۴،۴۵)

ترجمہ: حاضر رہو، حق سبحانہ وتعالٰی ہر جگہ حاضر ہے باطن میں بھی اور ظاہر میں بھی ہر لمحے اور ہر حال میں وہ دیکھ رہا ہے کتنے خسارے میں ہو تم کہ اپنے دل کی آنکھ کو اس کی طرف سے ہٹا کر اور اس کے دیدار سے دور کر کے تم دوسروں کی طرف دیکھتے ہو۔ اس کی رضا کے راستے کو چھوڑ کر دوسری راہوں پر چل پڑتے ہو۔ ان تمام "دوسروں" سے دل کو علیحدہ کر دو اور ایک اللہ پر رکھ دو۔ تمام دوسروں سے رشتے توڑ دو اور حق کے ساتھ جڑ جاؤ۔ دنیا کی جتنی

چیزوں کے اندر تمہیں حسن و جمال اور کمال دکھائی دیتا ہے۔ یہ سب اسی کے حسن و جمال اور کمال کا عکس ہے کوئی دیکھنے والا جہاں کہیں بھی ہے وہ اسی کی بینائی کا ثمرہ ہے اور جہاں کسی جاننے والے کو جانتے ہو تو وہ بھی اسی کے علم و دانش کا اثر ہے۔

پس ضروری ہے کہ جزو سے کل کی طرف چلو، تقلید سے حق کی طرف اور مقید سے مطلق کی طرف رخ کرو، اگرچہ انسان اپنی جسمانیت کی وجہ سے انتہائی کثافتوں کے درمیان گھرا ہوا ہے لیکن روح کی لطافت کے اعتبار سے انتہائی لطیف بھی ہے کیونکہ جس چیز کی طرف توجہ مرکوز کر دیتا ہے اسی کا رنگ اختیار کر لیتا ہے اور جس چیز سے دل لگا لیتا ہے حکم بھی اسی کا قبول کر لیتا ہے۔

پس اے دوست کوشش کر اپنے آپ کو اپنی نظروں سے چھپا لے ایسے کام میں لگ جا جو تجھے حقیقت میں مشغول کر دے اور تجھے خود تجھ سے رہائی دلا دے اس شغل کی اتنی مداومت کرو کہ یہ تمہاری جان کا حصہ بن جائے اور تمہاری ہستی تم سے جدا ہو جائے اس مفہوم کیلئے یہی ذکر ہے جو اس کی حقیقت پہ ہے۔

یا عالم بی و یا قریب منی و یا شاہد علی
اے (میرے اللہ) میرے بارے میں جاننے والے
اے (میرے اللہ) میرے قریب
اے (میرے اللہ) مجھ پہ گواہ

www.musapakshareef.com

ترجمہ: محبِّ صادق کوتو ہر لمحے ملاقات کی سعادت، اور اپنے محبوب کی حمد و ثنا کی دولت حاصل رہتی ہے اور وہ ہر لحظہ اس کی حضوری میں سجدہ ریز رہتا ہے، نیز اسے ایسا کمال قرب حاصل رہتا ہے کہ وہ سراپا عجز وانکسار اور اطاعت وفرماں برداری اور خدمت وعبادت بن جاتا ہے۔ اور اپنی کامیابی کی غایت اور کامرانی کی انتہا کو بھی اچھی طرح پہچانتا ہے ولایعرفھا الا العاشقون۔ اسے سوائے عاشقوں کے اور کوئی نہیں جان سکتا۔

(O Believer! it is honor for a true lover to remain always in the presence of Divine and has also a fortune to pray and applause Him. At each and every instant he remains bowed in attendance of Lord and enjoys the perfection of affinity to become submissive, humble, obedient and servitor in divine worship, by well knowing the cause of success and peak of prosperity. No one can identify him other than true lover)

صلوٰۃ

ہاں اے درویش حاضر باش وبدان!

کہ لفظ صلوٰۃ دراصل لغت موضوع است بازائ معنی دعا و در شریعت بازائ مجموع اذکار وہیاتِ چند قلبی و قالبی و فعلی یعنی حقیقت دعائ بر وصفی کہ اتم واعم بود انیست کہ اجزائے وجود بندہ قولاً و فعلاً و علماً و حالاً حق سبحانہ وتعالی را از سر تضرع و ابتہال بخواند وہمگی او گویا زبانی گردد چنانچہ ہیچ ذرّہ از ذرات وجود ظاہرًا و باطنًا از دعا متخلف نبود۔ (ص: ۲)

(Listen, O Believers of ALLAH (Darvish)!

Be here, as ALLAH is everywhere. He is the Reality. ALLAH is present in the apparent (outward) and in the hidden (inward/heart). He is omnipresent, present at this moment, present in every state. You will be at a great loss, if you divert your hearts (the inner eye) from His manifestation and look to others. If you leave the path that is His and tread the paths of others, you will be on the losing end. Detach your heart from all else and attach your heart to One ALLAH. Disjoint yourself from every one else and bond yourself to ONE and the ONLY ALLAH. The beauty and the grandeur of every object of this world is His Reflection. The seeing see through ALLAH's eyes (Eyes granted by ALLAH), the knowing know by the knowledge granted to them by ALLAH. Therefore, march from part to the whole, following to be followed, and submission to, to be submitted. Human body, embedded in a delicate soul, possesses a unique feature. Human body can mould itself into an object which it concentrates upon and submits itself to. In other words, it appears in an object it submits itself to. Similarly, man obeys that which he surrenders his heart to.

So, o companion, hide yourself from your own eyes, adopt the craft that attaches you to the Reality (ALLAH) so that you free yourself from the slavery of the self. Implement this craft so much that it becomes a part of you and hence you lose every attachment from your own identity. Lose self identity and acquire unity with the Reality is the Realization).

اے درویش!

ہر کہ در طلب و محبت حق صادق بود دعلامتش آن بود کہ صرف اوقات خود و استغراق آن در معاملات و طاعات او بسیار نداند و ملول نشود۔ چہ محبِّ صادق ہر وقتکہ فرصت سعادت ملاقات و امکان دولت مناجات با محبوب خود بیابد و در حضرت او مجال تضرعات و تملقات و اتساع زمین بوسی و خدمتش حاصل کند غایت امانی و نہایت کامرانی خود شناسد و لایعرفھا الا العاشقون۔

www.musapakshaheed.com

ترجمہ: صلوٰۃ کا لفظ اصل میں تو عام استعمال کی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی دعا کے ہیں لیکن شریعت میں اس سے مراد تمام ذکر و اذکار اور بعض قلبی، جسمانی اور عملی شکلیں ہیں پس دعا کی یہی حقیقت ہے جو انتہائی پختہ اور مکمل ہے تشریح اس کی یہ ہے کہ بندے کے وجود کے تمام اجزاء قولاً فعلاً عملاً اور حالاً حق سبحانہ وتعالیٰ کو حد درجہ عجز و انکساری اور خوف وحیثیت کے ساتھ یاد کریں یعنی اس طرح یاد کریں کہ گویا یہ خود مجسم زبان بن جائیں انسانی وجود کے ذرات میں سے کوئی ایک ذرہ بھی ایسا نہ ہو جو اپنے باطن کے اعتبار سے دعا طلبی میں پیچھے رہ جائے۔

Now listen with full attention, O Believers of ALLAH (Darvish)!

The word Salah is in fact a common word and it means to pray. But according to Shariah it refers to all the acts of calling ALLAH, some heartfelt physical and practical forms.Therefore, this is the reality of praying that is the most solid and the most perfect. The explanation is that all the ingredients of human figure i.e. the sayings, the acts the doings and in all the states must zikr ALLAH with utmost humility and awe. It means that man must call and pray to ALLAH (Subhanahu: All Praise is for Him) in such a manner as the whole human existence becomes the tongue i.e. the embodiment of submission from every single part. While man is in the state of praying, not a slightest part of human body must be detached from ALLAH and attached to the outer world.

www.musapakshaheed.com

اے درویش!

ونیز اشتقاق صلوت از صلہ است یعنی مصلی حقیقی آنست کہ در حالت صلوٰۃ بغلبہ نور شہود معبود تلاشی رسوم وجود از خلق منفصل بود و بحق متصل چنانچہ آن سرور کائنات علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات در معراج واصل حق ربوبیت گشتہ وخواص انیست خود را طریق وصول بحضرت عزاسمہ کشود کما قال آنحضرت ﷺ الصلوۃ معراج المومن وکما قال حضرت الغوث الاعظم والصلوۃ صلۃ باللہ بعد الانفصال عن غیرہ۔ (ص: ۷)

ترجمہ: صلوٰۃ کا لفظ صلہ سے بھی نکلا ہے اس لحاظ سے حقیقی مصلی (یعنی نماز گزار یا دعا مانگنے والا) وہ ہوگا جو شہود کے نور کے غلبے سے وجود کی رسوم کی جستجو اور رسائی میں خلقت سے جدا ہو کر حق کے ساتھ پیوست ہو جائے۔ چنانچہ حضور سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰت و اکمل التحیات معراج میں حق ربوبیت سے واصل ہو گئے اور آپ ﷺ نے اپنی انیست کے خواص کو حضرت عزاسمہ کے ساتھ وصل ہو جانے کا ذریعہ بنایا جیسا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ نماز مومن کی معراج ہے اور جیسا حضرت الغوث الاعظم کا قول ہے کہ نماز اللہ کے ساتھ وصل ہے اس کے غیر سے کٹ جانے کے بعد۔

O Believer! the word Salat (Prayer) has been derived from " "Silla" and a real "Musali" (one who offers prayer) is he who gains presence due to nimbus by way of physical activities of body while worshiping i.e . takbeer, kuyam, raku,sajjuod, qauida and salam, by de-attaching from the people. Hazrat

Muhammad(SAW) enjoyed highest presence on the eve of "Meraj". It is the saying of Holy Prophet(SAW) that " Prayer" is the peak(meraj) of believer-momin. It is the saying of Hazrat Shaikh Adul Qadir Jilani that "Prayer is the true relation with Allah after cut off from others").

شب خیزی

ہاں اے درویش!

نمیدانی کہ سرور عالمیان ﷺ صرف اوقات بچہ نہج میفر مودے خصوصاً قیام شب چندان کردے - کہ پاے مبارکش متورم گشتے و عائشہ صدیقہ ؓ پرسیدی کہ یا رسول اللہ ﷺ الیس اللہ قد غفر لک ما تقدم من ذ نبک و ما تاخرہ

جواب داد کہ

افلا اکون عبداً شکوراً (ص:۴۱)

ترجمہ: کیا تم جانتے ہو کہ سرور عالمین ﷺ اپنے اوقات کس طرح صرف فرماتے تھے؟ خصوصاً رات کا قیام کس طرح کرتے تھے؟ سنو، رات کے قیام میں حضور ﷺ کے مبارک پاوں سوجھ جایا کرتے تھے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے پوچھا

"یا رسول اللہ ﷺ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اگلی پچھلی خطاؤں سے محفوظ نہیں فرما دیا"

تو جواب میں ارشاد فرمایا:

"تو کیا عبد شکر ادا نہ کرے"

(O Believer! do you know that how did the chief of created beings, Hazrat Muhammad (SAW) spend his time ? specially how he performed the standing erect at night?.
Listen! The feet of Hazrat Muhammad (SAW) got Swelled during Tahjjud. Umm-ul-Momneen Hazrat Ayisha Siddiqua (R.A) asked " Ya Rasool Allah whether Allah has not secured you from mistakes- free to sins". He (SAW) replied "should a servant not thanks to his Master-Allah (Almighty").

تلاوتِ قرآن

اے درویش!

و باید کہ تلاوت یا استماع کلام الٰہی بر وصفی کند کہ ہرگاہ از زبان او یا از زبان غیری کلمہ یا آیتے از قرآن مجید بر آ ید گویا کہ از متکلم حقیقی سماع کند و زبان خود را یا زبان دیگری را درمیان واسطہ داند کہ حق تعالیٰ بدان واسطہ کلام خود بسمع او میر ساند چنانچہ بواسطہ شجرہ خطاب قدم خود را کہ انی انا اللہ بسمع موسیٰ صلوۃ اللہ علے نبینا علیہ السلام رسانید۔ (ص:۳۹)

ترجمہ: کلام الٰہی کو اس انداز سے پڑھو یا سنو کہ جب تمہاری زبان سے یا کسی اور کی زبان سے قرآن مجید کا کوئی کلمہ یا آیت نکلے تو یوں سمجھو کہ گویا تم متکلم حقیقی سے ہی سن رہے ہو اور تمہاری زبان یا دوسرے شخص کی زبان محض ایک واسطہ ہے اللہ تعالیٰ اسی واسطے سے اپنا کلام اور پیغام تجھ تک پہنچا رہا ہے، چنانچہ خطاب ازل و ابد یعنی حق سبحانہ نے ایک جھاڑی کو واسطہ بنا کر حضرت موسیٰ علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام کی سماعت تک پہنچایا یہ کلام کہ! **انی انا اللہ**

www.musapakshaheed.com

(O Believer! Recite or listen the Holy Quran in a sense that you are listening to the Reality; you and the others are just a mean, as Allah communicated His message to Hazrat Musa (A.S) through a bush that "I am Allah").

اے درویش!

روزی کہ ختم کند صائم بود وقت ختم حاضر گرداند اہل دوستان خود را چہ بحدیث ثابت شدہ کہ وقت ختم نثار رحمت می شود و مستحب است استجابا تا کد البعد ختم دعا و تضرع والحاح در دعاء و بدعوات بکلمات جامعہ و امور محسنہ۔ (ص ۔۵۰)

ترجمہ: جس دن قران پاک کا ختم کرو اس دن روزہ رکھو اور ختم کے وقت اپنے دوستوں کو بھی بلا لو کیونکہ یہ حدیث سے ثابت ہے کہ ختم کے وقت رحمتیں نازل ہوتی ہیں دعا کے اندر خلوص اور عجز و انکساری ہو اور دعائیہ کلمات اجتماعی اور امور حسنہ کے بارے میں ہونے چاہیں

(O Believer! when you complete the recitation of entire Quran, observe fast on that day and invite friends as it is evident from Hadeeth that blessings are alighted on this occasion. There should sincerity, submission and humbleness in the 'Duaa' and the praying words should be for the collective and tremendous affairs).

ذکرالحق

اے درویش!

چون آن سرفراز دلنواز میفر مائد ﷺ کہ ذکر اللہ شفاء القلوب و ان محبوب حق شیخ محی الحق میگوئند از ادام علے ذکر الحق جاء ت الیہ المعرفۃ والعلم والتوحید۔ پس باید کہ ورزش اذکارے کہ تسطیر میگرد دبروجہی کنی کہ در ہیچ وقتی و حالتی ازان نسبت نباشی چہ درآمدن و رفتن و چہ درخوردن و نوشیدن و چہ درنشستن وخفتن وشنیدن و گفتن درجمیع حرکات و سکنات حاضر باید بود تا وقت بطالت وکسالت نگذارد۔ کما قال صلے اللہ علیہ وسلم اکثروا ذکر اللہ حتی یقولوا انہ مجنون و اکثروا ذکر اللہ حتی یقول المنافقون انکم مراؤن و این نسبت جز بجہید بلیغ درنفی خواطر و اوہام میسر نگردد ۔(ص ۔۵۳)

ترجمہ: جب وہ سرفراز دلنواز ﷺ فرماتے ہیں کہ ذکر اللہ شفاء القلوب یعنی اللہ کا ذکر دلوں کیلئے شفاء ہے اور جب محبوب حق شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ کہتے ہیں کہ جب ذکر حق پر مداومت کی جائے تو اس سے معرفت علم اور توحید کی طرف پیش قدمی ہوتی ہے تو پھر چاہیے کہ جن اذکار کو یہاں لکھا جائے تو ان میں اس طرح منہمک ہو جاؤ کہ کوئی وقت اور کوئی حالت ان سے خالی نہ رہے، آنے میں، جانے میں، کھانے میں، پینے میں، بیٹھنے میں، سونے میں، بولنے میں غرض تمام حرکات و سکنات میں حاضر رہو تاکہ وقت سستی اور کسلمندی میں نہ گزر جائے جیسا کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اس قدر ذکر کرو کہ لوگ تمہیں مجنوں

www.musapakshaheed.com

کہنے لگیں، اور اللہ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ منافق کہیں کہ یہ ریا کار ہیں اور یہ تعلق یونہی آسانی سے پیدا نہیں ہوتا بلکہ اس کیلئے سخت محنت اور کوشش درکار ہے۔

(O Believer! when the Prophet Hazrat Muhammad (SAW) says that the 'ziker'; remembering of Allah is cure of hearts and according to Shaikh Abdul Qadir Jilani, the continual use of remembering Allah is an advancement to the cognizance of knowledge and the Unity. As such engage and absorb yourself in the praisal of Allah through out the time and in any state, round the tick of clock whether eating, drinking, sleeping, speaking,even during the all acts of deeds so that the time should not be spent in the dispersion of spirit and dullness as Prophet Muhammad (SAW) advised to pray and remember Allah in abundance so that the people think you as 'lasted in the Divine meditation' and the hypo critics should admit that you are dissembler. This relation is not easily attained rather it requires hard work and great struggle).

اے درویش!

باید کہ بعد از کسب ذکر لا الہ الا اللہ و ذکر الا اللہ اسم ذات کہ یا اللہ است بدین روش مشغول گردد۔

ترجمہ: جب لا الہ الا اللہ کا ذکر اور الا اللہ کا ذکر حاصل ہو جائے تو اسم ذات یعنی یا اللہ کے ذکر میں مشغول ہو جاؤ

(O Believer! when you have honor to keep by heart the 'Ziker' of " La Elah Ha Ellallah" and a nobility of "Ellallah" then get bussy in remembering of the word "Allah").

مراقبہ

اے درویش!

ان محبوب حق شیخ محی الدینؒ میفرماید کل ما شغلک عن اللہ عزوجل فہو علیک مشوم وان کان الصوم والصلوۃ بعد اداء الفرض و السنۃ علیک بالمراقبۃ للہ عزوجل والمطالبۃ لنفسک بما یجب علیہا من حقوق اللہ عزوجل وحقوق خلقہ ان اردت الخیر دنیا و اخرۃ فراقب علم اللہ فی الخلوۃ والجلوۃ۔ (ص:۶۴)

ترجمہ: محبوب حق شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ ہر وہ چیز جو تجھ کو ذکر الہی سے منحرف کرتی ہے تیرے لئے ننگی تلوار ہے اور روزہ ،فرض نماز اور سنت ادا کرنے کے بعد اللہ غالب و بزرگ کی بارگاہ میں مراقبہ کرنا تجھ پر لازم ہے اور تیرا نفس اس چیز کے مطابق ہونا چاہیے جس سے تو محبت کرتا ہے اگر تو دنیا اور آخرت کی بہتری چاہتا ہے تو جلوت اور خلوت میں اللہ کے علم کا مراقبہ کر۔

(O Believer! Shaikh Abdul Qadir Jilani says that all the things which disaffect you from the praying and remembering of Ziker-i-Allah ast andsunnah- traditions of are like are like unsheathed swords for killing you.After prayers ,fast and sunnah, the keeping of meditation is obligation for you ,so your soul and spirit should be in accordance with, that is dear to you. If you wish the welfare in this world and in the futurity, keep yourself in meditation whether you are in the state of privacy or among the people).

www.musapakshaheed.com

صورت اور معانی غائب نہیں حاضر ہے اور اس کی حیات کی امداد ارواح و نفوس کے ساتھ متصل ہے اور متواتر ہے اس حقیقت کا ثبوت یہ کلام الٰہی ہے کہ:

یاایھاالذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم (۸:۲۴)

اور اس صورت کا باعث رابط فیض حیات ہے یا دوسرے لفظوں میں عین حیات ہے۔ (ص ۶۷)

("O believer, Although Hazrat Muhammad (SAW) is physically out of sight but spiritually is revealed and manifested in the eyes of wise scholars as in the light of shariah Hazrat Muhammad (SAW) is the nucleus of spirituality and so is present. His existence is adjacent and connected to bless the souls and this leads to life; the proof this reality is a divine revelation that:

"O believer, obey Allah and the Prophet Muhammad (SAW) when he calls you to that which gives you life". (Al-Quran 8:24).

اے درویش!

دیگر ہر سنتی از سنتہای آن سرور بمثابہ جدول دانی از دریائے وجود مسعود آن حبیب معبود ﷺ بنوعے منشعب شدہ کہ از مدد فیضان و جریان او درزمین قلوب است محبوب محبت دریا عین یقین روید۔ (ص: ۶۹)

ترجمہ: سرورکائنات ﷺ کی ہر سنت کو ایک ندی کی مانند سمجھو جو اس حبیب معبود حقیقی ﷺ کے وجود مسعود کے دریا سے پھوٹ کر اس طرح شاخ در شاخ پھیل جاتی ہے کہ اس کے فیض وکرم کی روانی اور سیرابی سے دلوں کی زمین کے اندر سے محبت کے پھل پھول اور ایمان و یقین کی خوشبوئیں اگتی ہیں۔

(Listen, O Believers of ALLAH (Darvish)!
"Every Sunnah of Holy Prophet is like a stream which is flowing from the river of the glorious of Holy Prophet (SAW) in the forms of various Canals for irrigating and fertilizing the land of hearts & souls to grow the Fruits & flowers of the love to produce the fragrance of faith and trust").

اے درویش!

درود بر آں محبوب ﷺ اکثر عدد خواندہ باشد۔

ترجمہ: نبی کریم ﷺ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجتے رہا کرو

(O Believer! Always submit praise and blessing (darud) to Hazrat Muhammad(SAW) in abundance).

اللّٰھم صل علی سیدنا و سندنا و طبیب قلوبنا و حبیبنا و شفیع ذنوبنا
محمد وعلٰی الہ وعترتہ واہل بیتہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

www.musapakshaheed.com

فرموادت

☆ چه مناط واصل این کار تهذیب اخلاق است۔
ترجمہ: زندگی کے اس سارے کاروبار کی اصلیت اور اساس تہذیب اخلاق ہے۔

(All the activities of life are based upon the civilized ethics).

☆ بدانکه حفظ آداب ہم ثمرہ محبت است وہم تخم محبت۔(ص:۲۷)
ترجمہ: حفظ ادب محبت کا پھل بھی ہے اور محبت کا بیج بھی۔

(Love is the seed & fruit of etiquettes).

☆ وخود را از ریا وعجب دور کردن نفس کشی است
ترجمہ: اپنے آپ کو ریا کاری اور فخر سے دور رکھنا بھی محاسبہ ہے۔

(To keep ourselves away from the dissimulation and proud ness is the genuine accountability).

☆ کار این راہ است چه محبت پیر و مرشد مورث وموصول محبت حق است۔
ترجمہ: پیر و مرشد کی محبت حق تعالیٰ کی محبت کی مورث وموصل ہے۔

Love for spiritual guide is key to derive the love and obedience of Allah subhanhu).

☆ تقصیر واہمال از آن بود بر نفس خود من لم یعب فاولیک ھم الظلمون۔
ترجمہ: توبہ سے کوتاہی اور لاپرواہی کرنا اپنے نفس پر ظلم کرنے کے مترادف ہے اور جنہوں نے توبہ نہ کی پس وہ لوگ ظالم ہیں۔

(O Believer! the negligence to let off the penitence is as to kill the soul and those who do not repent are the cruel oppressors.)

☆ طریق سلوک آنست کہ مادام کہ سالک در راہ بود و در منزل فنا نرسیدہ باشد نفس را بر حدود و حقوق نگاہ دارد و در حفظ اکل و شرب ولبس و خواب ولذت ہائی دیگر فرو نگذارد تا آنکہ نفس را بمنزلہ فنا برد۔(ص:۴۷)

ترجمہ: سلوک کا طریق یہ ہے کہ جب تک سالک راستے میں ہے یعنی فنا کی منزل تک نہیں پہنچا نفس کی حدود و حقوق پر نگاہ رکھے اور کھانے، پینے، لباس، نیند اور دوسری لذتوں کے تحفظ میں کوئی فروگزاشت نہ ہونے دے تاکہ وہ نفس کو فنا کی منزل تک لیجا سکے۔

(O Believer! the spiritual proceeding is that, the path of devotion should be continued until the destination is achieved and during this process should not leave eating, drinking, dressing and sleeping so that he could capture the goals.)

☆ اعتدال در قلب مطمعی است۔ اعتدال ولجمعیت است۔
ترجمہ: اعتدال اطمنان قلب میں ہے، اعتدال دل جمعی میں ہے۔

(O Believer! Moderation is hidden in the cordial pleasure and confidence).

☆ ہاں یا فتند۔ کامہ جان درودان شب یا فتند۔ بائید کہ نیم شب و سحر گاہ باستغفار و دعا و بنالہ باشی کہ اثری عجب داد و داند بایں کار توفیق مجرب است۔

ترجمہ: جس کسی نے بھی طمانیت قلب و جاں کو حاصل کیا ہے شب خیزی میں حاصل کیا ہے عجیب اثرات ہیں آہ سحر گاہی کے اور انہیں صرف وہی جان سکتا ہے جسے اس کے تجربے کی توفیق عطا ہوئی ہے۔

(O Believer! Who ever has got satisfaction and composure gains from the rising at night to pray Allah Subhanahu: the effects of midnight sigh are extraordinary and only those can feel having the Divine guidance ability to enjoy it.

☆ آ نکہ بغریر شیطان مغرور شدہ درخاطر او استقلال و استغنا راہ یابد بیشک ممکور و مستدرج و مردود و معطرود در بوبیب بود۔ نعوذ باللہ من الحور بعد الکور۔

ترجمہ: وہ شخص جو شیطان تغریر کی بدولت مغرور ہو جائے اور اس کے دل کے اندر استقلال اور استغنا پیدا ہو جائے تو بے شک وشبہ وہ ربوبیت کی نظروں میں فریب خوردہ گرا ہوا مردود اور دھتکارا ہوا ہے عوذ باللہ من الحور بعد الکور۔ (میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں عزت کے بعد ذلت سے)

(O Believer! the person who stands arrogant due to the devil tempt and becomes haughty,driven out; as such, seek protection of Allah Subhanahu for humiliation after the blessing of honor.)

☆ ازحد رسوخ عبودیت اظہار مسکنت تجاوز نکنی تا در زمرہ طاغین منسوب نگردی

ترجمہ: اے درویش تم عبودیت (بندگی) کی مضبوطی اور مسکنت (عاجزی و انکساری کے اظہار کی حد سے کبھی آگے نہ بڑھنا تاکہ کہیں سرکشوں کے ٹولے میں تمہارا شمار نہ ہونے لگ جائے۔

(O Believer! Never cross the boundary of the worship, submissiveness,meekness so that you may not be included in the gang of rebellious and disobedient.).

الہم صلی علی محمد و علے الہ وصحبہ اجمعین

جامع اقوال و اسرار

حضرت موسیٰ پاک شہید کی تصنیف "جامع اقوال" کا بھی مختلف کتب میں حوالہ ملتا ہے۔ اس ضمن میں بحر السرائر میں درجہ ذیل خوبصورت اشارہ پایا جاتا ہے کہ:

"از ابتداء ذکر مخدوم الاولیاء قطب العالم شیخ محمد غوث الی غایت ذکر سلطان الشہید بندگی غوث الاسلام ابی المحاسن شیخ موسیٰ شہید قدس سرہ نحسبی کہ در جامع الاقوال و الاسرار حضرت شیخ موسیٰ شہید ثبت کردہ اند بہمان عبادت در قید تحریر در آمد للہ الحمد علی ذلک" (ص۔ ۱۹۶)۔

شہادت

مفتی امام شیخ محمد بقاء بن عبدالملک بن فرید الفاروقی ال ملتانی کا بیان ہے کہ انہوں نے جو حضرت سے سنا بیان کیا کہ:

بادشاہ وقت نے چند دیہات آپ کو دیئے تھے جو ملازمین کے تصرف میں تھے۔ وہاں ایک قوم جمع ہوئی اور غارت گری کی شور بلند ہوا خادم نے بتایا کہ قوم لنگاہاں نے ایسا کیا ہے حضرت موسیٰ پاک شہیدؒ نے فرمایا اشارت صحیح تھی وصال کا وقت قریب ہے اپ ہاتھی پر سوار ہوئے چند نفوس کو ساتھ لیا وہاں پہنچے وہ اپ کو دیکھتے ہی رعب میں آگئے اور ہزیمت اختیار کی لیکن جاتے جاتے انکے سلطان نے ایک تیر آپ کی طرف پھینکا جو آپ کے پہلو میں لگا اور آپ نے اسکی وجہ سے شھادت پائی، چھارشنبہ

www.musapakshaheed.com

23 شعبان 1010 ہجری کا واقعہ ہے۔ یہ کہ دریں اثناء از دست سلطان نام لنگاہ تیرے بوجود کرامت امود بجائی پہلو مبارکش رسید و بحق پوشیدگان ذالک ثالث وعشرین فی شعبان سنہ عشرہ والف۔ جبکہ آپ کی ولادت 952 ہجری کی ہے۔(ص۔۱۹۷)

تدفین

حضرت موسیٰ پاک شہیدؒ کو پہلے پہل اُچ شریف میں دفن کیا گیا۔ پھر آپ کے والد صاحب اور دیگر اجداد آپ کے دفن کے بعد (بہت سے خاندان کے لوگوں کے) خواب میں آئے کہ اس قطب عالم کو ہماری پائنتی سے کسی اور جگہ پر دفن کرو اسی اثناء میں حضرت کے خلف اعظم شیخ حامد گنج بخش بھی وہاں پہنچے اور آپ کو اُچ سے لا کر ملتان کے قریب منگے ہٹی دفن کیا۔

آپ کے راوی سے منقول ہے کہ:

جب سید ابوالحسن شیخ حامد گنج بخش بن شیخ موسیٰ پاک شھید نے ملتان میں سکونت اختیار کی تو آپ کے مریدوں نے ایک حویلی رند بلوچاں آپ کو بطور رندرانہ پیش کی۔ پندرہ سال یوم دفن کے بعد جب جسد اطہر کو قبر سے نکالا گیا تو وہ صحیح سلامت تھا، آپ کے فرزند سید مکی اور سید عیسیٰؒ آپ کو گھوڑے پر لائے اس جگہ پر جہاں اب آپ کا مزار ہے تو گھوڑے کی لگام کو کھلا چھوڑ دیا اور کہا کہ وہ جگہ تلاش کرو جہاں حضور کا نقش قدم ہے وہ سیدھا وہیں آیا اس نے آپ کے نقش قدم کو پہچان لیا۔ جو ابھی باقی تھا۔ اور اس میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہوئی تھی۔ اس واقعہ سے معتقدین اور مریدین کے یقین میں اضافہ ہوا اور دیگر لوگوں کے لئے یہ حیرت انگیز واقعہ تھا۔(ص۔۱۹۸)

ملتان چہ عجب دل پذیر افتادہ است
چوں منزل پیر دستگیر افتادہ است
دہلی است گرچہ مکہ خورد و لے
ملتان چو مدینہ صغیر افتادہ است
(شیخ محدث)

اولاد امجاد

حضرت موسیٰ پاک شہیدؒ کے چار فرزند تھے۔
سید شیخ حامد۔ سید جان محمد، سید عیسیٰ اور سید مکی۔ آپ نے اپنی زندگی ہی میں اپنی خلافت وسجادگی بڑے بیٹے شیخ حامدؒ کو عطا کر دی تھی۔ (ص۔۱۹۸)

مخدوم سید حامد گنج بخش گیلانیؒ

سجادہ بر حق خلیفہ مطلق حضرت غوث الثقلین تھے۔ آپ کی والدہ سادات حسینیہ سے تھیں، نام سیدہ النساء امۃ القوی صحبت خاتون تھا ازاسباط سید عبدالرحمٰن صفی الدین گازرونی خواہرزادہ شیخ ابو اسحاق گازرونی۔
حضرت شیخ حامد گنج بخش کے پاس جو بھی نذرانے آتے آپ فی سبیل اللہ مستحقین میں تقسیم فرما دیتے فقراء، صلحاء علماء طلاب علم سب ھی فیض یاب ہوتے۔ آپ بھی زندگی بھر صاحب نصاب نہ ہوئے کہ زکواۃ واجب ہو۔ جب کوئی بیعت کے لئے آتا اور مرید بنتا تو فرماتے:

www.musapakshaheed.com

''بدو ترا گنج معرفت حق سبحانہ موفق شد''

جاؤ خدا تمہیں معرفت حق کا گنج نصیب فرمائے۔ اسی وجہ سے گنج بخش لقب مشہور ہے۔ آپ اپنے بابا کے اوصاف کے وارث اور کمالات میں ان کے تابع تھے۔ آپ سے خوارق عادت و واقعات کا کثرت سے ظہور ہوا۔ آپ کی قبر مبارک آپ کے والد کے پہلو میں روضہ مبارک میں ہے۔ (ص۔۱۹۸)

حضرت شیخ حامدؒ کے جانشین ان کے فرزند نواب سید موسیٰ پاک دین گیلانی ہوئے جو نائب والئی و ناظم ملتان رہے۔ آپ کے صاحبزادے مخدوم سید عبدالقادر ثالث مادرزاد ولی تھے۔ جن کے وصال کے بعد ان کے پوتے مخدوم سید محمد غوث ثانی بنبیرہ اسماعیل گیلانیسجادہ نشین ہوئے اور بحر الاسرار ان کے عہد میں تالیف ہوئی۔

بحر الاسرار کو یہ منفرد اعزاز ہے کہ یہ ملتان کے گیلانی سادات کا مستند تذکرہ ہے اس کے مؤلف سید سعد اللہ رضوی کہتے ہیں کہ ابتدا از مخدوم بندگیؒ سے لے کر آخر تک حضرت سلطان الشہداء موسیٰ پاک شہید کے جامع اقوال و اسرار ان کی عبارت میں تحریر کر دیے ہیں۔ اللہ الحمد علی ذالک۔ (ص۔۱۹۶)

آں نور کہ از مشرق جیلان تابید
بس عالم و آدم ہمہ روشن گردید
ز مشرق و مغرب شدہ روشن آخر
از اوچہ و ملتان ہمہ گشت است پدید

(شیخ محدث)

طالب دعا:
مولانا منظور حسین مرتضوی

ماخذ

۱۔ دیوان قادری، (فارسی قلمی) از مخدوم سید محمد غوث بندگی گیلانی اوچی پنجاب یونیورسٹی لائبریری۔ لاہور

☆ دیوان قادری اردو ترجمہ از ڈاکٹر محمد جمیل قلندر، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد (مجلہ آئینہ کرم، منگانی شریف جھنگ)

☆ انگریزی ترجمہ از سلیم اللہ قیصرانی ایم ایس سی، سائنس انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی، ڈیرہ غازیخان

۲۔ تیسیر الشاغلین (فارسی) از شیخ الکل سید موسیٰ پاک شہید گیلانی ملتانی مطبع صدیقی، فیروز پور۔ انڈیا ۱۳۰۹ھ

www.musapakshaheed.com

☆ تیسیر الشاغلین شائع شدہ کتاب۔کتب خانہ دربار پیران پیر ملتان،اسد نظامی جہانیاں۔مفتی محمد اقبال جامعہ انوار العلوم ملتان میں موجود ہے۔

☆ تیسیر الشاغلین قلمی نسخہ جات، کتب خانہ دربار پیران پیر ملتان۔ نوشاہیہ سہپال شریف۔ نعیم اختر سرمیدانی اور سید بشیر گیلانی کالا باغ میں موجود ہیں۔اس کا اردو ترجمہ از ڈاکٹر خالق داد، شیخو شریف ساہیوال کی طرف سے ھدایت المریدین کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔یہ نسخہ سید عبداللہ محدث لاہوری کا ہے۔ ھدایت المریدین وارشادالسالکین،کتب خانہ گیلانیہ،اوچ شریف۔

☆ تیسیر الشاغلین اردو ترجمہ از ڈاکٹر مہر عبدالحق بیکن بکس،ملتان۔ پاکستان 1997ء

☆ انگریزی ترجمہ از پروفیسر عامر حفیظ ملک اور سلیم اللہ قیصرانی

۳۔ بحرالسرائر فارسی قلمی از سید سعداللہ رضوی۔دربار پیراں ملتان۔

☆ شمارہ نمبر 367721 پبلک لائبریری باغ لانگے خان،ملتان۔

☆ بحرالسرائر پر تحقیق وتعلیق کا کام پروفیسر ڈاکٹر رضیہ سلطانہ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج،لیہ کر رہی ہیں۔

۴۔ اخبار الاخیار از شیخ عبدالحق محدث دہلوی

۵۔ Gilani syeds of Multan

(تمت بالخیر)

کمپوزنگ: سجاد حسین، جاوید اختر، اصغر کلاچی

www.musapakshaheed.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمہ طیبہ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء (سورہ ۲۳)

سلسلہ عالیہ قادریہ شریف

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سیدنا وسندنا ومولانا محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

حمد ہر حالت میں ہے اس کبریا کے واسطے ۔۔۔ شکر ہر حالت میں واجب ہے خدا کے واسطے
میں کیوں بے واسطہ کس منہ سے بخشش کیلئے ۔۔۔ کچھ وسیلے پیش کرتا ہوں سفارش کیلئے

یاالٰہی رحم کر تو مصطفٰے کے واسطے ۔۔۔ اہل بیت پاک احمد مجتبٰے کے واسطے
یاالٰہی رحم کر محشر میں میرے حال پر ۔۔۔ شافع محشر محمد مصطفٰے کے واسطے
یاالٰہی رحم کر گلزار جنت کر عطا ۔۔۔ صدقے بی بی فاطمہ خیر النساءؓ کے واسطے
یاالٰہی رحم کر مجھ پر بوقت تشنگی ۔۔۔ ساقی کوثر علی المرتضٰےؓ کے واسطے
یاالٰہی رحم کر مجھ پر وقت پل صراط ۔۔۔ شاہ حسنؓ ابن رسول پیشوا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر سب بخشدے میرے گناہ ۔۔۔ سید الشہدا حسین کربلا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر تربت میں میرے حال پر ۔۔۔ حضرت سجادؓ صابر رہنما کے واسطے
یاالٰہی رحم کر حاضر ہوں جب منکر نکیر ۔۔۔ باقرؓ و جعفرؓ امام اولیا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر وقت نزع کلمہ پڑھوں ۔۔۔ جعفرؓ و صادق امام خوش لقا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر الفقر و فخری شان دے ۔۔۔ امام موسیٰؓ کاظم عالی مرتبہ کے واسطے
یاالٰہی رحم کر توفیق دے حج کی مجھے ۔۔۔ پاک امام موسیٰؓ رضا نور الہدا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر شر شیطاں سے دے پناہ ۔۔۔ خواجہ معروف کرخیؒ مہ لقا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر شوق عبادت ہو سوا ۔۔۔ سری سقطیؒ پاک مقبول خدا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر پردہ دوئی کا دور کر ۔۔۔ جنید بغدادیؒ حبیب کبریا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر فقر و مشاہدہ کر عطا ۔۔۔ شیخ شبلیؒ عاشق ذات خدا کے واسطے

www.nurapakshaheed.com

یاالٰہی رحم کر خودسری و تکبر دُور کر   شیخ عبدالواحدؒ نورالہدا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر مجلس عطا کراولیا   ابوالفرح طرطوسیؒ عاشق کبریا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر دُنیا و دین گلزار کر   شیخ علیؒ ہکاری محبوب العلا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر ذاکر ہو قلب و رُوح میرا   شیخ ابوسعیدؒ ہادی دوسرا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر شوق زیارت کو عطا   غوث الاعظمؒ دستگیر پیشوا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر کر قلب کو روشن میرے   سیف الدین عبدالوہابؒ مرتضٰی کے واسطے
یاالٰہی رحم کر ہو رُوح واصل اللہ ہو   محمد عبدالسلام صفی الدین سخا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر علم حقیقت کر عطا   علم الدین ابوالعباسؒ احمد صفا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر اپنی عطا کر معرفت   شیخ مسعودؒ احمد حسنی پارسا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر طالب ہو تیرے وصل کا   ضیاء الدینؒ سید علی واصل خدا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر جام محبت دے پلا   سراج الدین شاہ میر میراں پیشوا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر مجلس محمدؐ میں رہوں   نصر محمد حسنی شمس الدین شاہ کے واسطے
یاالٰہی رحم کر کر ذات میں اپنی فنا   اوچی محمدؒ غوث بندگی اتقیاء کے واسطے
یاالٰہی رحم کر محبوبی ربنا کر عطا   ثانی عبدالقادر غوث الورا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر ناشاد دل کو شاد کر   عبدالرزاق فیض اللہ پیر ہدا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر شان فقر ہو مانگتا   قطب الدین حامد جہاں بخش اخیا کے واسطے
یاالٰہی رحم کر جمال الدینؒ کے طفیل   ثانی محی الدینؒ محبوب خدا کے واسطے

دل میں دے اپنی محبت بعد ترک ماسوا

خاندان قادری کے اولیاء کے واسطے

(عبدالعزیز مہاجر امرتسری)

طالب دعا: سید سبطین گیلانی

www.musapakshaheed.com